وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْباً وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا

اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو

معارف سلسلہ اشرفیہ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِنَا نُوْرَ حَقِيْقَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِنَا نُوْرَ طَرِيْقَتِكَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِنَا نُوْرَ مَعْرِفَتِكَ

تالیف

علامہ سید شاہ محمد ممتاز اشرفی

مہتمم دارالعلوم اشرفیہ رضویہ کراچی

باہتمام

شیر محمد قادری صاحب

ناشر

دارالعلوم اشرفیہ رضویہ سیکٹر 16 گلشن بہار اورنگی ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆تقریظ☆

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ عبد القیوم ہزاروی دامت برکاتھم عالیہ

(مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان)

عزیزم محترم مولانا علامہ شاہ محمد ممتاز اشرفی صاحب زید مجدہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مزاج شریف، عافیت مطلوب، آپ کا مرتبہ، تعارفی کتابچہ "معارف سلسلہ اشرفیہ" موصول ہوا، دیکھا، پڑھا، ماشاء اللہ مختصر مگر جامع ہے - سلسلہ اشرفیہ کا تعارفی خاکہ وقت کی ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ غلط فہمی کے درپے ہیں - الحمد للہ آپکی اس کاوش نے حقائق مسخ کرنے والوں کی راہ مسدود کردی ہے - ہندوستان میں سلسلہ اشرفیہ علماء وصلحاء کا مرجع رہا ہے بلکہ آج بھی علماء اہلسنت کا جم غفیر اس سلسلہ سے متعلق ہے کیونکہ شروع سے آجتک یہ سلسلہ باکرامت چلا آرہا ہے اس کی واضح اور بڑی کرامت یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اصحاب سلسلہ نہ صرف اعتقادی، عملی اور علمی فسق سے محفوظ بلکہ ہر ایک نے سلسلہ کی دینی، علمی اور عملی خدمات کو صراط مستقیم پر قائم رکھتے ہوئے آگے بڑھایا ہے - موجودہ سجادہ نشین حضرت محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی بھی اپنے اسلاف کی طرح علمی اور عملی یادگار ہیں - ان شاء اللہ وہ بھی نہ صرف سلسلہ کا نام مزید روشن کریں گے بلکہ اہلسنت وجماعت کیلئے مشعل راہ ہونگے - میری تمنا ہے کہ اللہ تعالی انکو مسلک حقہ، علم وعلماء اور عوام اہلسنت کیلئے منبع فیوض وبرکات بنائے، آمین -

عبد القیوم غفرلہ،

جامعہ نظامیہ لاہور

۲۹-۵-۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ تقریظ ☆

مبلغ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتھم عالیہ

(امیر جماعت اہلسنت، سابق رکن قومی اسمبلی پاکستان، نائب مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی)

اس فقیر نے مولانا سید ممتاز اشرفی صاحب کا رسالہ "معارف سلسلہ اشرفیہ" کو کہیں کہیں سے دیکھا- مؤلف موصوف نے سلسلہ اشرفیہ کے سرخیل سرکار سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ، مخدوم سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ طریقت علی حسین المعروف اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا سوانحی خاکہ مرتب کرنے کی کوشش کی ہے- نیز خاندان اشرفیہ کے دیگر بزرگان دین پر بھی قلم اٹھایا اور کوشش کی ہے کہ انکے چیدہ چیدہ واقعات جن میں خاندانی نوعیت کے بھی ہیں وہ لوگوں تک پہنچ جائیں اور ان کا تعارف ہو سکے- خاندان اشرفیہ کے سربراہ حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ جو اشرفیہ سلسلہ کے معروف بزرگ ہیں بادشاہت اور سلطنت ترک فرما کر فقیری اختیار فرمائی اور اہل ہند کو وہ فیض پہنچایا جو بڑے بڑے بادشاہ بڑی بڑی سلطنتوں کے باوجود اپنی عوام کو نہیں دے پائے- آج بھی آپ کا مزار پرانوار ہر خاص و عام کے لئے حصول فیض کا ایک مرکز ہے- دوسرے بزرگ جنہوں نے اس سلسلہ میں بہت شہرت پائی وہ حضور اشرفی میاں علیہ الرحمۃ ہیں- اپنے دور کے اکابر علماء کی ایک بہت بڑی تعداد حضرت سے بیعت تھی اور عوام کا تو پوچھنا ہی کیا ان کی تعداد لاکھوں میں تھی اپنے دور کے جید اور اکابر علماء جن کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیں ان کی مسلمہ بزرگی پر دلالت کرتا ہے- اس فقیر کو ایک مرتبہ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی، حضرت مخدوم سید عبدالرزاق اشرفی، حضرت علی حسین اشرفی میاں و دیگر بزرگان دین علیھم الرحمۃ کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل ہوا- میں اپنی بے انتہا مصروفیات کی بناء پر اس رسالہ کو بالاستیعاب نہیں پڑھ پایا-

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی مولانا سید ممتاز اشرفی صاحب کی اس کوشش کو اپنے دربار میں قبول فرمائے-

(سید شاہ تراب الحق قادری)

۹۹-۵-۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ تقریظ ☆

مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد الیاس رضوی دامت برکاتھم عالیہ

(مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی)

زیر نظر رسالۂ منیفہ بنام "معارف سلسلہ اشرفیہ" مؤلفہ "مہتمم دارالعلوم اشرفیہ رضویہ حضرت علامہ حافظ قاری سید شاہ محمد ممتاز اشرفی مدظلہ العالی" مشتملہ برابواب ثلثہ جو ذکر سوانح ذواتِ قدسیہ و تواریخ شخصیاتِ روحانیہ، بیانِ سلاسلِ اشرفیہ، قادریہ، چشتیہ اور شجرۂ نسب خانوادۂ اشرفیہ نیز مخدوم پاک فرزند صاحب لولاک میر سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ رحمۃ الباری کی تصانیفِ کثیرہ جلیلہ پر آگاہی اور ان کے فیوضاتِ نافعہ و برکاتِ عالیہ کے حصول پر راہنمائی، علاوہ ازیں برائے عاملین، معمولاتِ نفیسہ و وظائف مفیدہ کی ضیا، برائے تائبین، نصائح جامعہ کی نوا اور برائے اعتقاداتِ قلبیہ، بیانِ کراماتِ محققہ، معہذا فہرست بالترتیب سجادگانِ درگاۂ کچھوچھہ شریفہ اور تذکرۂ علماءِ ملتِ اسلامیہ منسوبہ بسلسلۂ اشرفیہ کی گنجینہ ہے-

رب کریم عزوجل مؤلف موصوف کو ان کی مساعی جمیلہ پر بطفیلِ نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم حسناتِ جزیلہ مرحمت فرمائے اور ثمراتِ دنیویہ و اخرویہ سے مالامال کرے اور عامۃ المسلمین کے لئے بالعموم اور وابستگانِ سلسلۂ اشرفیہ کے لئے بالخصوص اس رسالۂ تابیدہ کو دارین میں ذریعہ منفعت بنائے- آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالی علی نبینا وسلم وعلیھم الصلوۃ والسلام الی یوم الدین-

محمد الیاس رضوی

(جامعہ نضرۃ العلوم کراچی)

۹۹-۶-۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆ تقریظ ☆

تلمیذ رشید صدر الافاضل حضرت علامہ حلیم احمد اشرفی

(مدرس دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی پاکستان)

ہم دو بھائی یعنی میں اور بڑے بھائی مولانا محمد علیم اللہ صاحب تحصیل علم کے لئے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخل ہوئے۔ تعلیمی سلسلہ باحسن طریق جاری رہا کہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) جو مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کاٹھیاوار (انڈیا) میں مہتمم تھے۔ آپ نے ایک سال سیدی صدر الافاضل کو خط لکھا کہ اپنے مدرسے سے دو چار منتہی طالب علم ہمارے مدرسے میں بھیجیں تاکہ ان کی دستار فضیلت کا جلسہ ہو اور خاص کر بانیانِ مدرسہ مسکینیہ دستار بندی کے جلسے کو دیکھیں۔ اس لئے کہ اس علاقے میں اس وقت کوئی دینی مدرسہ ایسا نہیں جہاں سالانہ دستار بندی ہوتا ہو۔ مفتی صاحب کی گذارش کے مطابق سیدی صدر الافاضل نے دو طالب علموں کا انتخاب کیا۔ ایک مولانا آل حسن اور دوسرے میرے بھائی محمد علیم اللہ صاحب کا۔ میں چھوٹی عمر کا تھا۔ اکیلے نہیں رہ سکتا تھا اس لئے میں بھی بھائی جان کے ساتھ دھوراجی گیا اور سال بھر کے بعد مدرسے کی طرف سے جلسہ دستار فضیلت کا اہتمام کیا گیا۔ سیدی صدر الافاضل کو مدعو کیا گیا اور زیب و زینت آستانہ عالیہ اشرفیہ سیدی شیخ المشائخ آل و آئینۂ جمال حضرت سید شاہ ابو احمد علی حسین الاشرفی الجیلانی سجادۂ نشین سرکار کلاں کو بھی مدعو کیا گیا۔ وقت مقررہ پر اعلیحضرت اشرفی میاں اور سیدی صدر الافاضل دونوں حضرات تشریف لائے۔ دو دن جلسے کا انتظام تھا۔ دوسرے دن فارغ طلباء کی دستار بندی کے جلسے میں اعلیحضرت اشرفی میاں کی تقریر دلپذیر ہو رہی تھی۔ اثنائے بیان آپ نے اپنی زبان میں ارشاد فرمایا "میرا ہاتھ تھام لو یہ ہاتھ دوبارہ نہ پائی ہو (نہیں پاؤ گے)" مجمع میں میں بھی بیٹھا تھا، صغر سنی کے باوجود میاں صاحب کی بات میرے دل پہ تیر کی طرح لگی۔ اور اسی وقت میں نے بھیا کو کہا کہ میں میاں صاحب کے ہاتھ پر مرید ہونا چاہتا ہوں۔ بھائی صاحب نے کہا تمھارا سارا خاندان اور تمھارے گاؤں کے آس پاس کے بلکہ قریب کے اضلاع کے لوگ بھی خاندان رشیدیہ جونپور کے متوسل ہیں اور تم ادھر جانا چاہتے ہو میں نے کہا کہ دل مجبور کر رہا ہے۔ حضرت کی بات نے مجھے دیوانہ کر دیا۔ بھائی نے کہا والد صاحب سے اجازت تو لے لو۔ میں نے کہا والد صاحب تو یہاں سے سینکڑوں میل دور ہیں جب تک خط جائے جواب آئے مجھ میں تاب صبر نہیں اور پھر میں نے اشرفی میاں کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اور حلقہ بگوش شہنشاہ سمنان ہو گیا۔ وللہ الحمد۔ اعلیحضرت اشرفی میاں کی صورت ایسی موہنی اور پیاری تھی کہ اس کو بار بار دیکھنے کو جی چاہتا تھا۔ باوجودیکہ میری عمر کم تھی ایسی دلکش صورت دیکھی ہی نہ تھی۔ ہمارے شیخ الحدیث مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ علمائے اہلسنت میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی اور عالم خوبصورت نہیں اور صوفیا و درویشانِ خدا میں اشرفی میاں جیسا حسین و دلنشین نہیں تھا۔ عزیز اسعد مولانا سید محمد ممتاز اشرفی کی زیر نظر کتاب کو میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا مولانا موصوف اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔ مولانا موصوف نے نسب نامہ بھی تفصیل سے لکھا ہے جس کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ خانوادۂ اشرفیہ کتنے بے داغ جیلانی سید ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا سید محمد ممتاز اشرفی کی سعی کو قبول فرمائے اور رسالہ ھذا کو ہر خاص و عام کے لئے نفع بخش بنائے۔ آمین فقط والسلام

خاکپائے اشرف

حلیم احمد اشرفی نعیمی بلیاوی

۲۹ر محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الَّذِیْ تَرَکَ لَنَا عِتْرَتَہٗ وَقُرْآنًا مُّمَجَّدًا۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وَجَدْنَا بِتَوْسِیْطِھِمْ اَوْلِیَاءَ الرَّحْمٰنِ وَجُدًا خُصُوْصًا اَشْرَفَ مَمْدُوْحًا وَّحَامِدًا۔

جاننا چاہیئے کہ سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم تارک السلطنت سید اشرف جہانگیر سمنانی وسامانی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب ہے اور جو بھی آپ کے سلسلے میں داخل ہوتا ہے وہ "اشرفی" کہلاتا ہے۔ سلسلہ اشرفیہ ایک ایسا سلسلہ ہے جسکی جڑ کچھوچھہ مقدسہ میں ہے لیکن اس کی شاخیں دنیا کے ہر گوشے میں پائی جاتی ہیں۔ مخلوق خدا ان شاخہائے سلسلہ سے ثمرِ لامقطوعہ حاصل کر رہی ہے۔ اصول ہے کہ ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جیساکہ عرب والوں کی ضرب المثل ہے "اَلشَّجَرَۃُ تُعْرَفُ بِثِمَارِھَا" یعنی درخت اپنے پھلوں کے ذریعے پہچانا جاتا ہے لیکن سلسلہ اشرفیہ ایک ایسا درخت ہے جو پھلوں سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ اور پتوں سے بھی۔ پھلوں سے میری مراد مخدوم پاک کے فیوض و برکات ہیں۔ اور پتوں سے میری مراد مخدوم پاک کی معنوی و روحانی اولاد ہیں۔ جنکا سلسلہ نسب مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اتصالاً پہنچتا ہے۔ میں اپنی اس کتاب کو تین ابواب پر ترتیب دونگا۔ پہلے باب میں بانئ سلسلہ کا سوانح مع دیگر شخصیات، دوسرے باب میں معمولات سلسلہ و وظائفِ سلسلہ اور تیسرے باب میں بانئ سلسلہ کی چند کرامتیں مع دیگر شخصیات بیان کرونگا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

پہلا باب

سوانح حیات کے بیان میں

بانئ سلسلہ اشرفیہ کا مختصر سوانح

آپ کا نام "اشرف" لقب جہانگیر اور محبوب یزدانی ہے - آپ آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا میں سمنان کے ریاست میں پیدا ہوئے - آپ کے والد ماجد کا نام سلطان سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہے - والدہ ماجدہ کا نام خدیجہ بیگم ہے - آپ کے والد ماجد ریاست سمنان کے بادشاہ تھے - یہ قدیم شہر اس وقت بھی ایران کے رقبہ مملکت میں موجود ہے اور طول البلد ۵۳ اور عرض البلد ۳۵ کے درمیان واقع ہے - یہ دریائے خضر سے (جسے اب بحیرۂ کیسپین کہتے ہیں) تقریباً سو میل، کاشان سے ۱۵۰ میل اور اصفہان سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے - سات برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا - ہفت قراءت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے - چودہ برس کی عمر میں تمام علومِ حدیث، تفسیر، ادب، فلسفہ، کلام اور منطق وغیرہ سے فارغ التحصیل ہو گئے - صغر سنی سے ہی درویشوں اور عارفوں کی خدمت میں حاضری اور حصول فیض کا شوق تھا - شیخ علاؤالدولہ سمنانی علیہ الرحمہ سے باطنی نعمتیں اور برکتیں حاصل کرتے تھے - جب عمر ۱۵ سال کی ہوئی تو والد بزرگوار کا وصال ہو گیا - ارکانِ دولت اور اعیان سلطنت نے آپ کو تختِ حکومت پر بٹھایا - رعایا پروری اور عدل وانصاف کا ایک ایسا شہرہ ہوا کہ شایان اطراف رشک کرتے تھے - جب آپ کی عمر ۲۵ سال ہوئی تو ماہِ رمضان میں ستائیسویں شب حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور بزبانِ فصیح ارشاد فرمایا کہ اے اشرف تمھارا کام پورا ہو گیا ہے - اگر وصالِ الٰہی اور مملکتِ لامتناہی چاہتے ہو تو بادشاہی چھوڑو اور ملکِ ہند کی طرف کوچ کرو - وہاں ایک بزرگ شیخ علاؤالدولہ گنج نبات ہیں جو تانبے کو کندن بنا دیتے ہیں - یہ کلماتِ بشارت ارشاد فرما کر حضرت خضر علیہ السلام نظر سے غائب ہو گئے اور صبح کی

سفیدی نمودار ہوئی حضرت نے ترکِ سلطنت کا عزمِ مصمم کیا - تختِ شاہی پر اپنے چھوٹے بھائی محمد اعرف کو بٹھایا - ان کو امورِ مالی وملکی دینی ودنیوی کیلئے مفید نصیحتیں فرما کر اجازتِ سفر کیلئے والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے - ماں اپنے وقت کی رابعہ بصریہ تھیں - انھوں نے فرمایا کہ اے فرزند تیری ولادت سے پہلے حضرت خواجہ احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو بشارت دی تھی کہ تجھ کو ایسا بیٹا نصیب ہوگا کہ آفاق اسکے خورشیدِ ولایت سے منور ہو جائیگا اب معلوم ہوتا ہے کہ اس بشارت کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے - میں تجھ کو خدا کے سپرد کرتی ہوں لیکن ایک وصیت میری یہ ہے کہ جب شہر سمنان سے رخصت ہو تو آدابِ سلطنت اور دبدبہ مملکت کے ساتھ باہر نکلو - مادر مشفقہ کی تعمیل ارشاد کیلئے آپ بارہ ہزار لشکر کے ساتھ شہر سے باہر نکلے - آپ کو شعر وشاعری سے بھی لگاؤ تھا - بوقتِ رخصت ایک غزل زبان مبارک پر تھی - ان کے دو شعر یہاں نقل کئے جاتے ہیں ؎

ترکِ دنیا گیر تا سلطاں شوی　　محرم اسرار باجاناں شوی

برگزر از خواب وخور مردانہ وار　　تا براہ عشق چوں مرداں شوی

سلسلہ قادریہ کی اجازت

حضرت کی سلسلہ قادریہ کی خلافت واجازت کا واقع کچھ یوں ہے کہ جب آپ سینکڑوں کوس کی مسافت، جنگلوں، پہاڑوں اور دشوار گذار گھاٹیوں سے گذرتے ہوئے خطہ اوچھ میں پہنچے جو اس زمانہ میں ایک مشہور شہر تھا اور اس وقت تک اچ کے نام سے ایک قصبہ ملتان شریف کے قریب زیارت گاہ خاص وعام ہے وہاں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا - حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر وباطن، فقر واستغنا میں یکتائے روزگار تھے - پہلے شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم پائی تھی جو حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے - اس کے بعد زیارت حرمین شریفین کیلئے گئے اور عرب کے مشائخ سے استفادہ کیا - چودہ خانوادوں کی خلافت حاصل کی حضرت مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے اشرف تمھارا یہاں آنا مبارک ہو مگر میرے بھائی

علاؤالدین تمھاراانتظار کررہے ہیں-اس لئے یہاں رکنا مناسب نہیں ہے پھر آپ مخدوم
جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ خلوت میں تین شب رہے جب پہلی شب ہوئی تو آپ نے
دیکھا کہ مخدوم جہانیاں کے ساتوں اعضاء کٹے ہوئے الگ الگ پڑے ہیں اور ان میں سے ہر
ایک مختلف زبانوں میں حمد و تسبیح الٰہی میں مصروف ہے- تھوڑی دیر کے بعد وہ اعضاء باہم مل
گئے اور ارشاد فرمایا کہ برادر اشرف یہ تم کو مبارک ہو-
دوسری شب پھر خلوت فرمایا تو دیکھا کہ مخدوم جہانیاں کا جسم مبارک تجلی بسیط سے اس قدر
پھیل گیا ہے کہ خلوت گاہ بھری ہوئی ہے مطلق گنجائش باقی نہیں بلکہ آپ کے جسم کے
کچھ حصے دروازوں اور روشن دانوں سے باہر نکلے ہوئے ہیں- تھوڑی دیر کے بعد وہ حالت جاتی
رہی اور ارشاد فرمایا کہ برادر اشرف یہ بھی مبارک ہو- تیسری رات آخری بار حاضری ہوئی
دیکھا کہ جسم مبارک ایسا لطیف صاف اور شفاف ہو گیا ہے کہ سر سے پاؤں تک ہر ایک ذرہ
آئینہ کی طرح جھلک رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد آئینہ مکدر ہوا تو فرمایا کہ برادر اشرف یہ بھی
مبارک ہو- صبح الوداع کے وقت حلقہ اصحاب میں ذکر جہر کی اجازت دی اور تمام کارہائے
دینی و دنیوی کیلئے "یا غفور" کا تعویز عنایت فرما کر رخصت کیا اور فرمایا کہ میرے اور تمھارے
درمیان روزاول سے الفت و محبت مقرر تھی اور ہمارے درمیان باہم وہ وابستگی ہے جو جسم کو
جان سے ہوتی ہے-

﴿سلسلہ چشتیہ کی اجازت وبیعت﴾

آپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے روانہ ہوئے- ہنوز آپ راہ میں تھے
کہ شیخ علاؤالدین گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ میں دو سال سے جس
دوست کا انتظار کر رہا تھا وہ امروز فردا میں آنے والا ہے- چند ہی روز کے بعد آپ پنڈوہ
شریف پہنچے- شیخ گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ ایک سینبھل کے درخت کے نیچے انتظار فرما رہے
تھے آپ کو لیکر خانقاہ گئے کھانا کھلانے کے بعد ایک بیڑا پان اپنے ہاتھ سے آپ کو کھلایا اسکے بعد تین بیڑے
یکے بعد دیگر کھلائے- چار بیڑوں کے بعد بیعت کیلئے اشارہ کیا- خدام ہٹ گئے اور جو طریقہ بیعت کا آپ

کے یہاں رائج تھا اس کے مطابق کیا اور اپنی کلاہ مبارک حضرت کے سر پر رکھ دی-
حاضرین مجلس نے آپ کو مبارک دی- اسکے بعد آپ اپنے مرشد کی خانقاہ شریف میں
ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے- چار سال کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ اب آپ
کو لقب ملنا چاہئے لیکن ہم لقب اپنی طرف سے نہیں دیتے بلکہ القاب آسمان سے نازل ہوتے
ہیں- چنانچہ حضرت گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ پندرھویں شعبان کی مبارک رات میں وظائف
سے فارغ ہو کر خلوت گاہ میں مراقبہ کیا- صبح ہوتے ہی در و دیوار سے آواز آنے لگی کہ
"جہانگیر جہانگیر" مرشد نے فرمایا الحمد للہ فرزند اشرف کو جہانگیر کا خطاب ملا- اسوقت
آپ اپنے حجرے میں مشغول بحق تھے جب نماز صبح کیلئے باہر آئے باجماعت نماز ادا کی اور خانقاہ
کے دستور کے مطابق سب اصحاب سے مصافحہ کیا تو ہر شخص کی زبان پر تھا کہ خطابِ جہانگیر
مبارک ہو- حضرت نے اسی وقت یہ قطعہ عرض کیا -

مرا از حضرت پیر جہاں بخش　　خطاب آمد کہ اے اشرف جہانگیر
(مجھے حضرت سے خطاب ملا کہ اے اشرف جہانگیر)
اکنوں گیرم جہانِ معنوی را　　کہ فرمان آمد از شاہم جہانگیر
(اب میں نے جہانِ معنوی کو پکڑا کیونکہ میرے شاہ نے مجھے جہانگیر فرمایا)

تقریباً چار سال گذرنے کے بعد آپ کے مرشد نے فرمایا کہ اے اشرف تمھیں جونپور کیلئے
روانہ ہونا ہے وہاں جا کر مخلوق خدا کی تربیت کرو- چنانچہ رمضان ختم ہونے کے بعد آپ کے
پیر و مرشد نے اجازت و خلافت سے نوازا اور رخصت کیا آپ سن ۷۵۰ھ میں زیارت
حرمین شریفین کے بعد دوبارہ مرشد کی بارگاہ میں پہنچے اور تقریباً تین چار سال تک مرشد کی
خدمت میں رہے- دوبارہ رخصت کے وقت ہادی طریقت نے بشارت دی کہ تم کو مرتبہ
غوثیت عطا ہو گا اور اس وقت تم محمد نور یعنی مخدوم زادہ کیلئے قطبیت کی سفارش کرنا پھر آپ
کے مرشد نے آپکو وہ مدفن بھی کشف سے دکھایا جہاں آپ کی آخری آرام گاہ بنی -

کچھوچھہ مقدسہ کی مختصر تاریخ

جب آپ کے پیرو مرشد نے آپکو مدفن دکھایا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک گول تالاب ہے اور اسکے درمیان ایک نقطہ تل کے برابر ہے اور وہی مدفن گاہ ہے - پنڈوہ شریف سے رخصت ہو کر حضرت جونپور پہنچے تو اسی مقام کی جستجو شروع کی اور اپنے اصحاب کے ساتھ تلاش کرتے ہوئے موضع بھڈوڈ پہنچے وہاں کے زمیندار ملک محمود کے ہمراہ مقام مقصود کی تلاش میں نکلے تو ایک گول تالاب نظر آیا جسے دیکھ کر حضرت نے فرمایا یہی وہ مقام ہے جو میری آخری آرام بنے گا- پھر آپ وہاں کے مشہور جوگی کو مسلمان کرنے کے بعد خانقاہ کی تعمیر میں مشغول ہو گئے - ملک محمود کے تعاون سے چند ہی دنوں میں خانقاہ کی تعمیر مکمل ہو گئی - تین سال کے قلیل عرصہ میں وہ تختہ گل وگلزار ہو گیا اس علاقہ کا نام حضرت نے روح آباد رکھا خانقاہ کا نام کثرت آباد مقرر کیا اور اس کثرت آباد میں ایک مختصر سا حجرہ آپ کے لئے مخصوص تھا وہ وحدت آباد کے نام سے موسوم ہوا- حضرت فرماتے تھے کہ آئندہ زمانہ میں اس جگہ بڑی رونق ہو گی- اکابر روزگار، رجال الغیب اور بہت سے اولیاء اللہ یہاں آئیں گے اور فیض اندوز ہونگے -وہی مقام ضلع فیض آباد (سابقہ) لیکن اب ضلع امبیڈکر نگر یو پی ہندوستان میں کچھوچھہ کے نام سے مشہور ہوا- اور تالاب کے وسط میں مرقد مبارک زیارت گاہ خلائق ہے - حضرت مخدوم پاک نے روح آباد کی طرف یوں اشارہ فرمایا-

اشرف از دل برو کن میل سمنان را

کہ روح آباد سمنا نست مارا

کچھوچھہ تک پہنچنے کیلئے بس اور ٹرین دونوں کا راستہ ہے- اکبر پور اسٹیشن پر اتر کر بذریعہ بس یا رکشہ کچھوچھہ مقدسہ پہنچتے ہیں-

وصال مبارک

حضرت کا وصال ۲۸ محرم الحرام ۸۰۸ھ کو ہوا- وصال کی صبح شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے - سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر تبرکات اور بزرگوں کے خلعت عطا کئے - اور بعض مریدین مخلصین کو بھی عطا کئے پھر فرمایا کہ بھائیوں اشرف کو اپنے سے دور مت سمجھنا - اس کے بعد حضرت نور العین رحمۃ اللہ علیہ کو ظہر کیلئے امام بنایا اور خود ان کی اقتدا میں نماز ادا کی- جب نماز سے فراغت ہوئی تو شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے چند اشعار سننے بیٹھ گئے اور اسی دوران آپ کی روح مبارک خلدِ بریں پر پہنچی-

آپ کی تصنیفات

۱- نحو اشرفیہ ۲- شرح ہدایہ (فقہ) ۳- شرح عوارف ۴- شرح فصول الحکم ۵- فوائد العقائد ۶- فتاوئ اشرفیہ ۷- زیچ سامانی ۸- تفسیر نور بخشیہ ۹- کنز الاسرار ۱۰- دیوان اشرف ۱۱- رسالہ غوثیہ ۱۲- حدود منازل خلفائے راشدین ۱۳- مراۃ الحقائق ۱۴- بحر ذاکرین ۱۵- حجۃ الذاکرین ۱۶- حاشیہ بر حواشی مبارک ۱۷- بشارت الاخوان ۱۸- مکتوبات اشرفی ۱۹- ترجمہ قرآن پاک بہ زبان فارسی ۲۰- رسالہ تصوف واخلاق ۲۱- رسالہ تحقیقات عشق ۲۲- ارشاد الاخوان ۲۳- تنبیہ الاخوان ۲۴- اشرف الانساب ۲۵- اشرف الفوائد ۲۶- فوائد الاشرف وغیرہم-

مخدوم پاک کے فیوض وبرکات

رب تعالی نے اپنے نیک بندوں کو اپنے ملکیت میں تصرف کا اختیار عطا کیا ہے چونکہ یہ وہ بندگان خدا ہیں جو عبد ماذون کے درجہ پر فائز ہیں اور جب بندہ اس مقام تک رسائی حاصل کر لیتا ہے تو رب تعالیٰ اس بندہ کو اذن عطا کرتا ہے - پھر وہی بندہ باذن اللہ لوگوں کی دادرسی فرماتا ہے - اسکی نظیر قرآن مجید میں جابجا موجود ہے - مثلاً: حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں - میں باذن اللہ مردے زندہ کرتا ہوں، کوڑھ والے کو باذن اللہ شفاء دیتا ہوں - حضرت مخدوم پاک بھی ان ہستیوں میں سے ایک ایسی ہستی ہیں جن کو اللہ نے اپنے اذن سے ماذون بنایا اور آپ باذن اللہ لوگوں کی مدد فرماتے ہیں- تفصیلی واقعہ کی طرف جائے بغیر صرف مخدوم

پاک کے فیوض وبرکات کی طرف اشارہ کرتا ہوں جس سے شجر اشرفیہ کا اندزہ ہوگا۔ آسیب زدہ آتا ہے تو نجات پاکر جاتا ہے۔ مسحور آتا ہے تو سحر سے نجات پاکر جاتا ہے، جسمانی مرض والا آتا ہے تو نجات پاکر جاتا ہے۔ غرض یہ کہ مخدوم پاک علیہ الرحمہ پر تو عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور کیونکر نہ ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل" یہ وضاحت نہیں کی گئی کہ کن باتوں میں بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ لہذا احکام پہنچانے میں بھی۔ اور فیوض وبرکات پہنچانے میں بھی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

مخدوم الآفاق سید عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی ومعنوی اولادوں کا سلسلہ آپ ہی سے جاری وساری ہوا کیونکہ حضرت ایک دن اپنے حجرے میں پیرو مرشد سید گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے کیلئے کمر باندھ رہے تھے کہ اچانک آپ کے پیرو مرشد حجرہ میں تشریف لے آئے اور فرمایا بیٹا اشرف کیا ہورہا ہے آپ نے فرمایا آپ ہی کے یہاں جانے کیلئے کمر باندھ رہا تھا یہ سن کر مرشد نے فرمایا کہ مضبوط باندھنا، اشارہ یہ تھا کہ شادی سے گریز کرنا ۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے ساری عمر شادی نہ کی مجرد اور مسافر رہے لیکن آپ اس خیال سے ذرا پریشان تھے کہ ہمارا بیٹا ہمارا جانشین نہ ہوگا۔ حضرت شیخ علاؤالحق ان کے دل کے خطرے سے آگاہ ہو کر مراقبہ میں چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے ایک فرزند معنوی عطا فرمایا ہے جو تمھارا جانشین ہوگا اور تمھارا سلسلہ جاری رکھے گا اسی دن سے آپ اس معنوی فرزند کی جستجو میں رہنے لگے جب کچھ عرصے کے بعد آپ دوبارہ خراسان اور عراق کی سیر کے لئے تشریف لے گئے تو سید حسن عبدالغفور علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی۔ سید حسن غوث صمدانی محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی اولاد میں سے تھے اور سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ کی خالہ زاد بہن ان کے گھر میں تھیں جو سید

عبدالرزاق کی والدہ تھیں چنانچہ سید عبدالرزاق کو بارہ سال کی عمر میں آپ نے اپنا فرزند بنالیا اور ان کے والدین نے رضاو رغبت کے ساتھ آپ کے ہمراہ رخصت کردیا۔ اور بڑا جشن منایا۔ اسی وقت سے سید عبدالرزاق آپ کے زیرِ سایہ پرورش پانے لگے اور تمام ظاہری وباطنی علوم طے کر کے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ کمالِ شفقت سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ صلب (پشت) سے بچے نکالتے ہیں میں نے عبدالرزاق کو اپنی آنکھوں سے نکالا ہے اور یہ شعر آپ کی زبان سے نکلا۔

چہ نور دیدہ ام از نور دیدہ — کہ نور دیدہ باشد نور دیدہ

(میں نے اپنی آنکھوں کے نور سے کیا نور دیکھا ہے جو میری آنکھوں کا نور بن گیا)

اس دن سے آپ کا خطاب "نورالعین" ہوگیا۔ نیز فرمایا کہ میں نے سید عبدالرزاق کی اولاد کو خزانہ الٰہی میں شریک کیا ہے اور حق تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ اگر عبدالرزاق کی اولاد قانع ہو تو ان کو کسی کا محتاج نہ کرنا ان کی ادنیٰ سی توجہ سے لوگوں کے کام بن جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں حیات وممات میں اپنی اولاد کے ساتھ ہوں۔

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ کی پانچ اولاد تھیں ان میں سب سے بڑے صاحبزادے کا نام سید شمس الدین تھا آپ کم عمری میں انتقال کر گئے تھے اس کے بعد حضرت نورالعین علیہ الرحمہ اپنی کنیت ان کے بعد والے لڑکے یعنی سید حسن علیہ الرحمہ سے بناتے ہیں۔ اس طرح بڑے لڑکے کے طور پر آپ ہی ظاہر ہوئے۔

(سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ)

سید شمس الدین	سید حسن شریف قتال	سید حسین قتال	سید احمد	سید فرید
(کم عمری میں انتقال کر گئے تھے)	(ولایتِ کچھوچھ عطاکی)	(ولایت جونپور عطاکی)	(ولایتِ جائس عطاکی)	(ولایت بارہ بنکی عطاکی)

حضرت نورالعین علیہ الرحمہ نے اپنے دنیا کے قیام کے آخری دنوں میں اپنی اولادوں میں سے ہر ایک کو تبرکات واحکامات دیگر مقامات تفویض فرمایا۔ اور پردیئے گئے نقشہ

میں ہر ایک کے مقام کو اجاگر کر دیا گیا ہے- حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے مزار یعنی کچھوچھہ مقدسہ کی ولایت اپنے بڑے صاحبزادے کو عطا کی ان ہی کی اولاد یکے بعد دیگرے سجادہ نشین بنتی ہے-اب ایک جائزہ سجادگان درگاہ کچھوچھہ مقدسہ اورا ولاد سید حسن شریف قتال خلف اکبر علیہ الرحمہ پیش کرتا ہوں جس سے سلسلہ کو سمجھنے میں آسانی ہو گی-

﴾ سجادگان درگاہ شریف ﴿

حضرت سلطان اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین ہوئے آپ نے وصال سے ایک دن قبل اپنے خلف اکبر سید حسن رحمۃ اللہ علیہ کو کچھوچھہ کی ولایت عطا کی اس لئے وصال کے بعد آپ ہی درگاہ شریف کے سجادہ نشین ہوئے- حضرت خلف اکبر کے وصال کے بعد آپکے صاحبزادہ سید محمد اشرف علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے- آپ کے تین صاحبزادے تھے- سید شاہ محمد، سید شاہ احمد اور سید شاہ حامد- آپ کے وصال کے بعد آپکے بڑے صاحبزادے سید شاہ محمد علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے آپ کی دو زوجہ تھیں- پہلی زوجہ سے تین صاحبزادے تھے، سید شاہ حسن ثانی، سید شاہ حسین ثانی اور سید شاہ ابوالفتح- دوسری زوجہ سے دو صاحبزادے تھے سید شاہ ابوالخیر اور سید شاہ ابوالفیض- جب سید شاہ محمد کا وصال ہوا- تو پہلی زوجہ سے سید شاہ حسین ثانی سجادہ نشین ہوئے- شاہ حسین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ پشت تک آپکی اولاد درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین ہوتے رہے- یعنی آپ کے بعد سید عبدالرسول بعدہ' سید نوراللہ علیہ الرحمہ بعدہ' سید ہدایت اللہ علیہ الرحمہ بعدہ' سید عنایت اللہ علیہ الرحمہ بعدہ' سید شاہ نذر اشرف علیہ الرحمہ- سید عنایت اللہ علیہ الرحمہ کے دو صاحبزادے تھے، سید شاہ نذر اشرف اور سید رحم اشرف- اتفاق سے یہ دونوں ہی لاولد تھے اس لئے سید نذر اشرف علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد شاہ حسین ثانی علیہ الرحمہ کی اولادوں میں سے تیسرے نمبر پر سید شاہ ابوالفتح تھے- ان کی اولادوں میں سے پانچویں پشت میں سید محمد

نواز علیہ الرحمہ تھے- درگاہ کچھوچھہ شریف کے سجادہ نشین ہوئے- اس طرح سجادگی پھر بھی سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ کے خلف اکبر میں باقی رہی- سید شاہ محمد نواز علیہ الرحمہ کے دو صاحبزادے تھے سید تراب علی اور سید صفت اشرف- شاہ نواز علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سید صفت اشرف سجادہ نشین ہوئے آپ چونکہ لاولد تھے اس لئے آپ کے بعد آپکے حقیقی بھائی سید تراب علی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے سید قلندر بخش سجادہ نشین مقرر ہوئے- سید قلندر بخش علیہ الرحمہ کے دو صاحبزادے تھے، سید منصب علی اور سید سعادت علی- آپ کے بعد سید منصب علی جو کہ سید قلندر بخش علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے تھے درگاہ شریف کے سجادہ نشین مقرر ہوئے- سید منصب علی علیہ الرحمہ کے بعد آپکے حقیقی بھائی یعنی سید سعادت علی علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے سید اشرف حسین سجادہ نشین ہوئے سید سعادت علی علیہ الرحمہ کے دو صاحبزادے تھے یعنی سید اشرف حسین اور سید علی حسین المعروف اشرفی میاں سید اشرف حسین علیہ الرحمہ کے بعد آپکے حقیقی بھائی علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ سجادہ نشین ہوئے- آپکی دو زوجہ تھیں پہلی زوجہ سے سید احمد اشرف علیہ الرحمہ تھے- آپ چونکہ اعلحضرت اشرفی میاں کی موجودگی میں وصال فرما جاتے ہیں اس لئے اعلحضرت اشرفی میاں نے اپنے بعد درگاہ شریف کیلئے اپنے حقیقی پوتے سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ کو سجادگی کے لئے نامزد فرمایا- اور نامزدگی کے مطابق اعلحضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ سجادہ نشین مقرر ہوئے- سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ کی پہلی زوجہ سے تین صاحبزادے ہیں، سید اظہار اشرف، سید احمد اشرف اور سید علی حسین- سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ نے اپنی حیات ہی میں درگاہ کچھوچھہ شریف کی سجادگی کے لئے اپنے بڑے صاحبزادے سید محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی کو نامزد فرمایا اور حسب نامزدگی آپ کے وصال کے بعد درگاہ مخدوم پاک کے سجادہ نشین مقرر ہوئے- اور اسوقت درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین آپ ہیں- آپ نے اپنا ولی عہد اپنے صاحبزادے سید محمود اشرف مدظلہ العالی کو مقرر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان سجادگان کے صدقے حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے- (آمین)

سجادگانِ درگاہ شریف

سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ
(آپ درگاہ شریف کے پہلے سجادہ نشین ہیں)

1

سید شاہ حسن شریف قتال علیہ الرحمہ
(آپ سید نورالعین علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

2

سید شاہ محمد اشرف علیہ الرحمہ
(آپ خلف اکبر سید حسن علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

3

سید شاہ محمد علیہ الرحمہ
(آپ سید شاہ محمد اشرف علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

4

سید شاہ حسین ثانی علیہ الرحمہ
(آپ سید شاہ محمد علیہ الرحمہ کی پہلی زوجہ سے دوسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں)

5

سید شاہ عبدالرسول علیہ الرحمہ
(آپ شاہ حسین ثانی علیہ الرحمہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں)

6

سید شاہ نوراللہ علیہ الرحمہ
(آپ سید شاہ عبدالرسول علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

7

سید شاہ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ
(آپ سید شاہ نوراللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں)

8

سید شاہ عنایت اللہ علیہ الرحمہ
(آپ شاہ سید ہدایت اللہ کے صاحبزادے ہیں)

9

سید شاہ نذر اشرف علیہ الرحمہ
(سید شاہ عنایت اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

10

سید شاہ محمد نواز علیہ الرحمہ
(چونکہ شاہ نذر اشرف علیہ الرحمہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے اپنے چچازاد بھائی
جو سید شاہ ابوالفتح علیہ الرحمہ کی اولادوں میں سے ہیں ان کو سجادہ نشین بنایا
اس طرح یہاں سے سجادگی شاہ حسین ثانی کی اولادوں سے نکل کر ان کے
حقیقی بھائی شاہ ابوالفتح کی اولادوں میں آگئی)

11

سید شاہ صفت اشرف علیہ الرحمہ
(آپ سید شاہ محمد نواز کے دوسرے صاحبزادے ہیں)

12

سید شاہ قلندر بخش علیہ الرحمہ

(چونکہ سید صفت اشرف علیہ الرحمہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے اپنے حقیقی بھائی سید تراب علی کے صاحبزادے اور اپنے حقیقی بھتیجے کو سجادہ نشین بنایا)

13

سید شاہ منصب علی علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ قلندر بخش علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں)

14

سید شاہ اشرف حسین علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ منصب علی علیہ الرحمہ کے حقیقی بھتیجے اور سید سعادت علی کے صاحبزادے ہیں)

15

سید شاہ علی حسین المعروف اشرفی میاں علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ اشرف حسین علیہ الرحمہ کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں)

16

سید شاہ محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ

(آپ سید شاہ علی حسین اشرفی کے حقیقی پوتے اور سید احمد اشرف علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں سید احمد اشرف علیہ الرحمہ اشرفی میاں کی حیات میں ہی وصال فرما چکے تھے اس لئے آپ نے ان کے صاحبزادے اور اپنے پوتے کو سجادہ نشین بنایا)

17

سید شاہ محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی

(آپ سید محمد مختار اشرف علیہ الرحمہ کے بڑے صاحبزادے ہیں اور موجودہ سجادہ نشین ہیں)

﴿ خانوادۂ اشرفیہ کا شجرہ نسب ﴾

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم محمد مصطفےٰ ﷺ ، الٰہی بحرمت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم زوج فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، ابنہ سید المکرّم حسن رضی اللہ عنہ، ابنہ سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عبداللہ المحض رضی اللہ عنہ، ابنہ سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابنہ سید موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابنہ سید داؤد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید محمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید یحیٰ زاہد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عبداللہ جیلی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید ابی صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ، ابنہ شیخ محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی میران ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید تاج الدین ابو بکر عبدالرزاق حلبی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عماد الدین ابو صالح نصر رضی اللہ عنہ، ابنہ ابو نصر محمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید ظہیر الدین ابو المسعود احمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید سیف الدین یحیٰ رضی اللہ عنہ سید شمس الدین محمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید علاؤالدین علی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید بدرالدین حسن رضی اللہ عنہ، ابنہ سید ابو العباس احمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عبدالغفور حسن جیلانی رضی اللہ عنہ، ابنہ حاجی الحرمین حضرت ابو الحسن سید عبدالرزاق نورالعین سجادہ نشین رضی اللہ عنہ، ابنہ سید حسن شریف رضی اللہ عنہ، سید محمد اشرف شہید رضی اللہ عنہ، ابنہ سید محمد رضی اللہ عنہ، ابنہ سید ابو الفتح رضی اللہ عنہ، ابنہ سید محمد عثمان رضی اللہ عنہ، ابنہ سید عزیز الرحمٰن رضی اللہ عنہ، ابنہ سید جمال الدین رضی اللہ عنہ، ابنہ سید محمد غوث رضی اللہ عنہ، ابنہ سید محمد نواز رضی اللہ عنہ، ابنہ سید تراب علی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید قلندر

بخش رضی اللہ عنہ، ابنہ حاجی سید سعادت علی رضی اللہ عنہ، ابنہ سید ابو احمد علی حسین جیلانی المعروف اعلحضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ، ابنہ مولانا الحاج سید ابو المحمود احمد اشرف جیلانی رضی اللہ عنہ، ابنہ مولانا الحاج سید ابو المسعود محمد مختار اشرف (محمد میاں) جیلانی رضی اللہ عنہ، ابنہ مولانا الحاج سید ابو المحمود محمد اظہار اشرف جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف مدظلہ العالی، ابنہ مولانا سید محمود اشرف جیلانی ولی عہد آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف مدظلہ العالی۔

خانوادہ اشرفیہ غوث پاک کی اولاد ہیں

خانوادہ اشرفیہ حضرت عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کی اولاد ہیں اور حضرت عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ حضرت غوث پاک کی اولادوں میں سے ہیں۔ صاحب قلائد الجواہر کے مطابق غوث کی چار بیویاں تھیں اور ان چار بیویوں سے کل ۲۷ اولاد ہوئیں۔ ان اولادوں میں سے پانچویں نمبر میں حضرت تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق جلبی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان ہی کی اولادوں میں سے حضرت نور العین علیہ الرحمہ ہیں۔ حضرت عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کا سلسلہ نسب حضرت غوث پاک تک درج ذیل نقشہ سے واضح ہوگا۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح ہوگا کہ خانوادہ اشرفیہ بیداغ جیلانی سید ہیں۔ نقشے کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں حضرت غوث پاک کا نسب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ تک پیش کیا جائیگا۔ دوسرے حصے میں حضرت سید عبد الرزاق نور العین کا نسب حضرت غوث پاک تک پیش کیا جائیگا۔ تیسرے حصے میں موجودہ سرکار کلاں حضرت شیخ الملت سید اظہار اشرف مدظلہ العالی کا نسب حضرت نور العین علیہ الرحمہ تک پیش کیا جائیگا اس طرح شجرہ نسب سمجھنے میں آسانی ہوگی۔
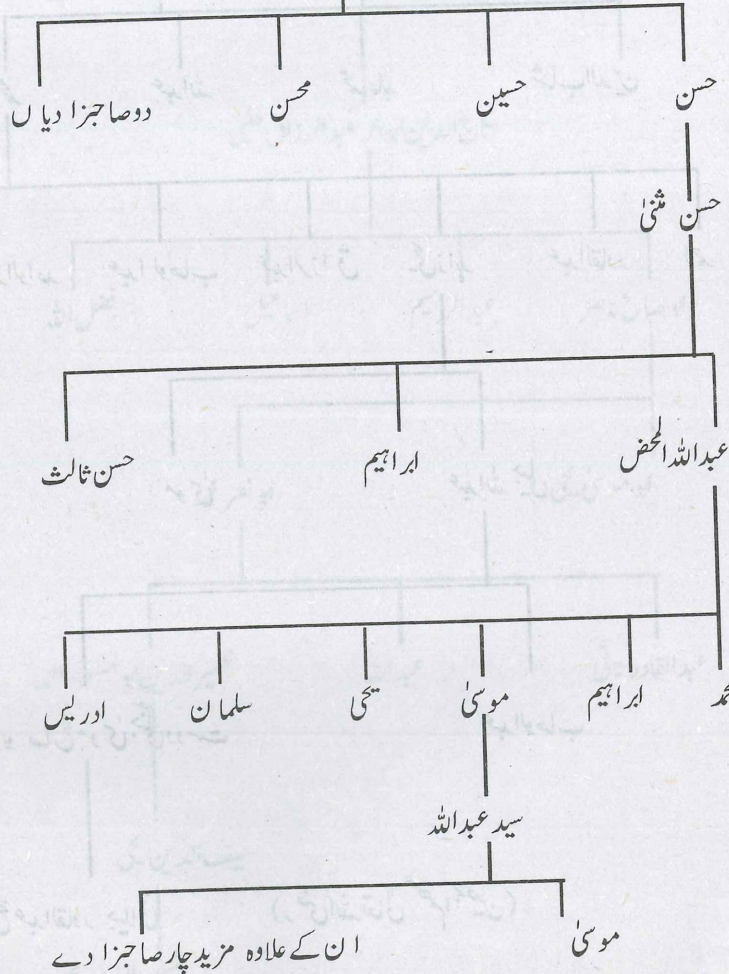
(جاری ہے)

(بقیہ حصہ)
داؤد
ان کے علاوہ مزید چھ صاحبزادے
محمد
عبداللہ
محمد عابد
شہاب الدین
عبدالواحد
عبدالوہاب
عبدالرزاق
یحیٰ زاہد
عبدالقادر
احمد
موسیٰ
عبداللہ جیلی
ابو صالح موسیٰ جنگی دوست
عبدالوہاب
شیخ عبدالقادر جیلانی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)
الحصۃ الثانیۃ
سید عبدالقادر جیلانی
تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق حلبی
ابو صالح ناصر
عبدالرحیم
اسماعیل
فضل اللہ
ابو موسیٰ یحیٰ
ابو نصر محمد
عبدالقادر ثانی
عبداللہ
ظہیر الدین ابو مسعود احمد
سیف الدین یحیٰ
شمس الدین محمد
(جاری ہے)

(بقیہ حصہ)
علاؤالدین علی
عبدالقادر
شمس الدین ابو عبداللہ محمد
بدرالدین حسن
بدرالدین حسین
شمس الدین محمد
ابوالعباس احمد
عبدالغفور حسن
عبدالرزاق نورالعین (رحمهم الله اجمعین)
(خانوادۂ اشرفیہ انہی کی اولاد ہیں)
الحصة الثالثة
سید عبدالرزاق نورالعین
شاہ حسن
شاہ حسین
شاہ احمد
شاہ فرید
شاہ محمد اشرف
شاہ محمد
شاہ احمد
شاہ حامد
شاہ حسن ثانی
شاہ حسین ثانی
شاہ ابوالفتح
شاہ عبدالرحمٰن
شاہ احمد
شاہ محمد عثمان
شاہ نظام
شاہ مبارک
شاہ عزیزالرحمٰن
شاہ جمال الدین
شاہ منہاج الدین
(جاری ہے)
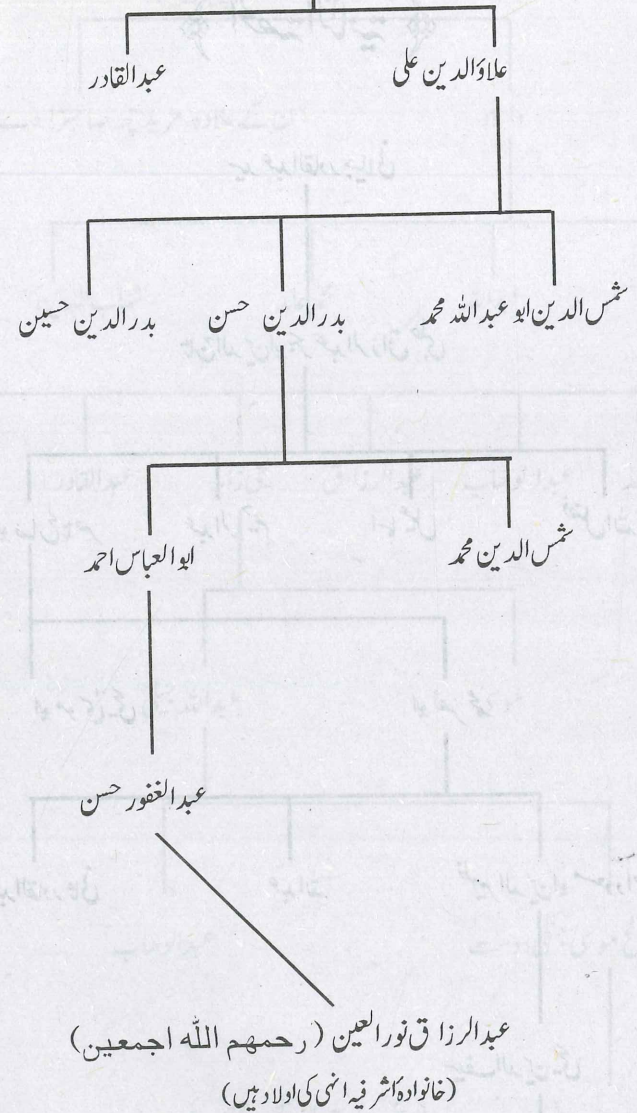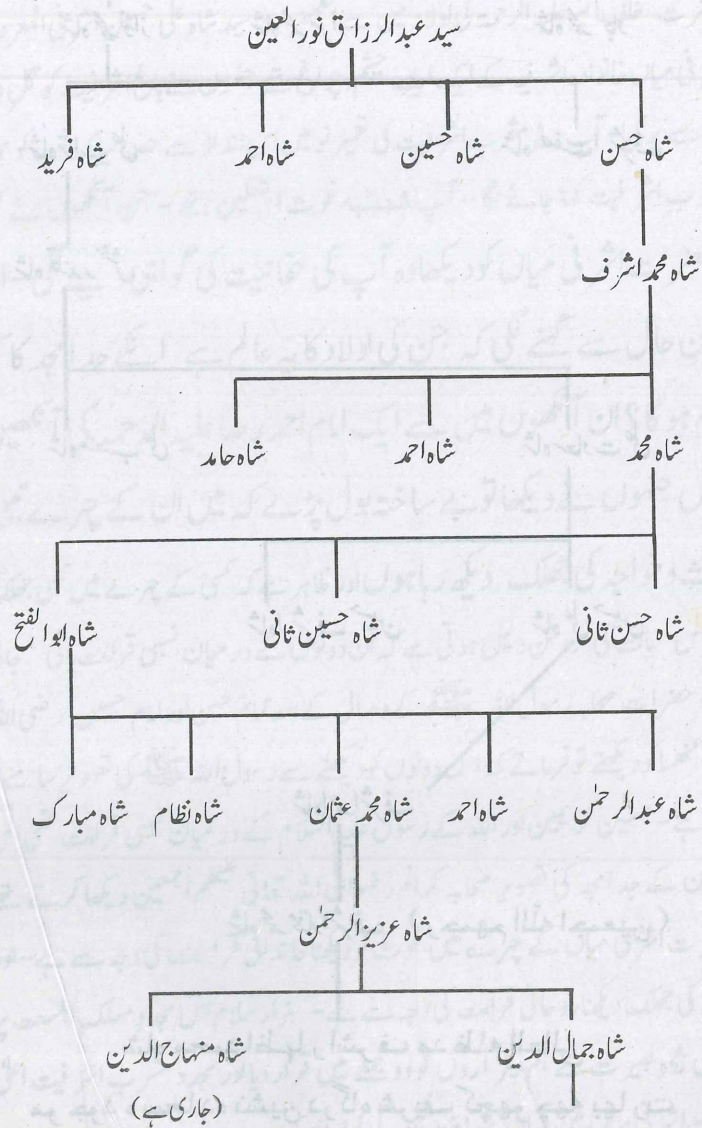
﴿ مرکزِ روحانیت مفیضِ اشرفیت مجدد مشربِ اشرفیت سید شاہ علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ ﴾

حضرت خلف اکبر علیہ الرحمۃ کی اولاد میں سے اعلیٰحضرت سید شاہ علی حسین اشرفی المعروف اشرفی میاں خانوادہ اشرفیہ کے ایک ایسے چشم و چراغ تھے جنہوں نے باغ اشرفیت کو گلِ لالہ زار سے پر کیا- آپ نے مشربِ اشرفیت کی تعمیر نو میں اس انداز سے حصہ لیا کہ آپ کو مجدد مشربِ اشرفیت کہا جانے لگا- آپ شبیہہ غوث الثقلین تھے- جن آنکھوں نے بھی اعلیٰحضرت اشرفی میاں کو دیکھا وہ آپ کی حقانیت کی گواہی دینے لگی- اور زبانِ حال سے کہنے لگی کہ جن کی اولاد کا یہ عالم ہے انکے جدِ امجد کا کیا عالم ہو گا؟ ان آنکھوں میں سے ایک امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی آنکھیں تھیں جنہوں نے دیکھا تو بے ساختہ بول پڑے کہ میں ان کے چہرے میں غوث و خواجہ کی جھلک دیکھ رہا ہوں اور ظاہر ہے کہ کسی کے چہرے میں کسی جھلک کا آنا اس بات کی روشن دلیل ہوتی ہے کہ ان دونوں کے درمیان نسبی قرابت پائی جاتی ہے- حضراتِ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھتے تو فرماتے کہ ان دونوں کو دیکھنے سے رسول اللہ ﷺ کی تصویر سامنے آ جاتی ہے- حسنین کریمین اور اللہ کے رسول علیہ السلام کے درمیان نسبی قرابت تھی اس لئے ان کے جد امجد کی تصویر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دیکھا کرتے تھے اعلیٰحضرت اشرفی میاں کے چہرے میں غوث کو دیکھنا خاندانی قرابت کی وجہ سے ہے- اور خواجہ کی جھلک دیکھنا روحانی قرابت کی وجہ سے ہے- ہزار سلام اس مجدد و مسلکِ اہلسنت پر جن کی نگاہ بصیرت نے ہم بیقراروں کو دو جملے میں قرار دیا اور مجدد مشربِ اشرفیت اعلیٰ حضرت اشرفی میاں میں پنہاں شرافت و بزرگی کو اجاگر کیا-

شبیہہ غوث الثقلین کی ولادت

حسنِ اتفاق دیکھئے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت میں بھی تین خوبیاں پائی جاتی ہیں- اول یہ ہے کہ ۲۲/ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ میں آپکی ولادت ہے- اور ربیع الثانی کا مہینہ غوث پاک کے نام سے (یعنی گیارھویں کا مہینہ) لوگوں میں معروف ہے- یہ خدا کا اپنے بندوں پر ایماء ہے کہ میں نے آلِ غوث کو ماہِ غوث میں بھیجا ہے- دوسری خوبی یہ ہے کہ وقت کے اعتبار سے اسی وقت آپ کی ولادت ہوئی جس وقت آمنہ کے لال نے اس دنیا میں قدم رنجہ فرمایا تھا- گویا اشارہ ہے کہ میں نے ساعتِ رسول میں آلِ رسول کو مبعوث کیا- تیسری خوبی یہ ہے کہ ولادت سن ۱۲۶۶ھ میں ہوئی- اسے دو حصے میں کریں تو اول ۱۲ آئے گا اور بارہویں نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہے- دوسرا حصہ ۶۶ آئے گا یہ اسمِ جلالت کا ابجد ہے- گویا آپ کی پیدائش بھی ایک کرامت ہے اور کیوں نہ ہو آپ فطری ولایت پر فائز تھے-

تعلیم وتربیت

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ چونکہ فطری ولی تھے اور ولی کو علم لدنی حاصل ہوتا ہے لیکن آپ اپنے جد امجد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر چلتے ہوئے کتابی علوم کی طرف بھی مائل ہوئے جب آپ کی عمر ۴/سال ۴/ماہ اور ۴/دن کی ہوئی تو خاندانی رسم ورواج کے اعتبار سے رسم بسم اللہ کا انعقاد کیا گیا- خلیل آباد کے عالم دین حضرت مولانا گل محمد علیہ الرحمہ نے آپ کی تسمیہ کرائی- ایک سال کے عرصے میں آپ نے قرآن مجید مع ترجمہ ختم کیا- فارسی کی ابتدائی تعلیم آپ نے مولانا امانت علی علیہ الرحمہ سے حاصل کی- ثانوی تعلیم آپ نے مولانا سلامت علی گورکھپوری اور مولانا قادر بخش کچھوچھوی سے حاصل کی- آپ نے تعلیمی مراحل کتنے لگن سے گزارا- اس کا اندازہ "تحائف اشرفی" کے مطالعہ سے بآسانی ہو جائے گا- کیونکہ تحائف اشرفی آپکے کلام کا مجموعہ ہے- کلام سے متکلم

کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے- اور تکلم میں صلاحیت سے آپ کی محنت وکاوش کا اندازہ ہوتا ہے-

بچپن بشکلِ پچپن

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچپن میں لڑکوں کو کھیل کود سے بڑی دلچسپی ہوتی ہے- لیکن اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا بچپن ہمیں ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی پچاس یا پچپن سال کا سنجیدہ آدمی ہو- آپ اپنے بچپن کے ساتھیوں کو جمع کر کے کھیت یا باغ میں لے جاتے اور ذکر بالجہر سب ساتھیوں کے ساتھ مل کر فرماتے-

ایک مرتبہ سردی کے موسم میں آپ اپنے دوستوں کی جھرمٹ میں آگ تاپ رہے تھے کہ اسی اثناء ایک اور لڑکا آیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی آگ تاپنے دیں- اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ پہلے اس آگ میں تم بھی کچھ ڈالو- تب تمہیں بھی آگ تاپنے کا موقع دیا جائے گا- آخر کار بات یہاں آکر رکی کہ اگر کوئی چیز نہیں ہے تو تم اپنی شال ہی آگ میں ڈال دو- چنانچہ ایسا ہی ہوا اس لڑکے نے اپنی شال آگ میں ڈال دی- جب وہ لڑکا گھر پہنچا تو والدہ نے پوچھا کہ شال کہاں ہے؟ اس پر اس بچے نے سارا واقعہ بیان کیا ماں بچے پر سخت ناراض ہوئیں اور کہا کہ جاؤ! علی حسین میاں سے کہو کہ کسی طرح بھی ہمیں وہ شال واپس دیں- بچے نے آکر جب کہا تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے فرمایا کہ تمھاری شال تو جل کر راکھ ہو گئی ہے اور یہ منظر تم نے بھی دیکھا ہے لیکن بچے نے جب بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا جاؤ جاکر کہنا "علی حسین میاں کہتے ہیں کہ "شال نکل، شال نکل" چنانچہ بچہ یہ کہتا جاتا اور آگ میں ہاتھ ڈالتا جاتا اور شال نکلتی جاتی- یہاں تک کہ پوری شال باہر نکل آئی-

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے- اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو بچپن ہی سے اپنی ولایت کا علم تھا جبھی آپ نے اس لڑکے سے کہا کہ شال سے کہنا اے شال نکل- بغیر علم ولایت کے کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا اس واقعہ سے آپ کی دو کرامتیں ظاہر ہوئیں ایک شال کا نکل آنا اور دوئم اپنی ولایت کی خبر رکھنا-

راہِ سلوک کی منزل

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کے پیرو مرشد آپ کے برادر کلاں حضرت سید اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ نے سولہ سال کی عمر میں اپنے برادرِ کلاں سے بیعت کی اور اجازت و خلافت سلاسل حاصل فرمائی۔آپ کے برادر کلاں اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے اور ہمعصر بزرگوں میں سب ہی آپ کی عزت واحترام کرتے تھے ،اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے شغلِ وجودیہ اور اذکار مخصوصہ کی تعلیم حضرت عمادالدین علیہ الرحمۃالمعروف لکڑ شاہ کچھوچھوی سے حاصل فرمائی۔

ازدواجی زندگی سے منسلک ہونا

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کاعقدِ مسنونہ ۱۲۸۵ھ میں حمایت علی بن نقی الدین کی صاجبزادی سے قرار پایا۔نکاح کے دوسال بعد حسب ارشاد ایک سال تک مزار مخدوم پر چلہ کیا۔اس دوران ترکِ حیوان جلالی وجمالی فرمایا۔ایام منہیہ (تین دن ایام تشریق کے ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ) کے علاوہ پورے سال روزہ سے رہتے۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت سے آثارِ جہانگیری نمودار ہونے لگا۔

مسندِ سجادگی پر فائز ہونا

آپ کے برادرِ کلاں اور مشرباً آپ کے پیرومرشد ۱۲۹۷ھ میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو مسندِ سجادگی عطا فرما کر خود گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے لگے۔اسی سال محرم الحرام کی ۲۸ر تاریخ کو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں نے خانقاہِ حسنیہ سرکارِ کلاں میں بحیثت سجادہ نشین ہونے خرقہ پوشی فرمائی۔واضح رہے کے یہ وہی خرقہ ہے جو حضرت غوث العالم علیہ الرحمہ نے حضرت سید حسن اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کو بوقت تفویض ولایت عطا فرمایا تھا۔اس کے بعد سلسلہ جاری رہا۔ہر سجادہ نشین اس خاندانی طریقہ کو جاری رکھتے ہیں اور عرس کے موقع پر زیبِ تن فرماتے ہیں۔

حج بیت اللہ کی سعادت

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے فضلِ عنایت سے آپ نے چار مرتبہ یہ سعادت حاصل فرمائی اور ہر مرتبہ نعمتِ سعادت سے خاص طور پر بہرہ ور ہو کر تشریف لائے۔

پہلا حج : ۱۲۹۳ھ میں آپ نے پہلا حج ادا فرمایا۔اور دربار رسالت مآب ﷺ سے خاص نعمتیں آپ کو عنایت کی گئیں۔

دوسرا حج : ۱۳۲۳ھ میں آپ نے دوسرا حج ادا فرمایا اس حج میں مشائخ حرمین شریفین سے ذکر واذکار کی اجازت حاصل ہوئی۔

تیسرا حج : ۱۳۲۹ھ میں آپ نے تیسرا حج ادا فرمایا اس حج میں طائف شریف، مدینۃ الرسول ﷺ ،بیت اللہ شریف ،بیت المقدس ودیگر عتباتِ عالیہ شام اور حامد شریف وغیرہ سے جو نعمتیں آپ کو ملیں اگر اسے سپردِ خامہ کیا جائے تو اسکے لئے مستقل ایک کتاب لکھنی پڑے گی۔

چوتھا حج : ۱۳۵۴ھ میں آپ نے چوتھا اور آخری حج ادا فرمایا اور بقیہ نعمتیں بھی حاصل کیں

واضح رہے کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ نے جب تیسرا حج ادا کیا اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی تو دل میں یہ امنگ تھی کہ کاش ہمارے سر پر نعلین رسول ﷺ ہوتی اس خیال سے آپ روزانہ پائتانے کی طرف مراقبہ فرماتے اور درود شریف کا ورد کرتے۔ایک روز اسی اثناء نبی کریم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور ایک ٹوپی پہنا دیتے ہیں۔اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے دل میں یہ خیال ہوا کہ کاش نعلین شریفین ہوتی۔جب مراقبہ ختم کیا اور سر پر ہاتھ پھیرا تو حقیقی طور پر ایک ٹوپی ہاتھ آئی جسکی دونوں سمت نعلین شریفین کی شبیہہ تھی۔آج بھی یہ ٹوپی خاندان اشرفیہ میں محفوظ ہے۔ہر سال ۲۸ر محرم الحرام کو اسکی زیارت کرائی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی دیکھنا نصیب فرمائے۔(آمین)

خلافت واجازت کا ذخیرہ

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کو چشتیہ اشرفیہ اور قادریہ اشرفیہ کے علاوہ مزید ۱۷ سلاسل سے اجازت وخلافت حاصل تھیں۔ میں کتاب میں چند کا ذکر کرتا ہوں۔

۱- چشتیہ اشرفیہ قادریہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت حضرت شاہ اشرف حسین سجادہ نشین سرکارِ کلاں علیہ الرحمہ سے۔

۲- قادریہ زاہدیہ کی اجازت وخلافت حضرت راج شاہ صاحب علیہ الرحمہ سے۔

۳- قادریہ منوریہ کی اجازت وخلافت حضرت شاہ محمد امیر کابلی علیہ الرحمہ سے۔

۴- اویسیہ اشرفیہ کی اجازت وخلافت حضرت محمد حسن غازی علیہ الرحمہ سے۔

۵- نقشبندیہ سہروردیہ احراریہ ابوالعلائیہ کی اجازت وخلافت حضرت شاہ آلِ رسول علیہ الرحمہ سے۔

۶- فخریہ نظامیہ کی اجازت وخلافت حضرت احمد حسین شاہجہانپوری علیہ الرحمہ سے۔

۷- شاذلیہ کی اجازت وخلافت حضرت احمد مدنی علیہ الرحمہ سے۔

اسکے علاوہ مزید اور دس سلاسل ہیں جن سے حضرت کو خلافت حاصل تھی۔ میں نے طوالت کے خوف سے اتنے ہی پر اکتفا کیا ہے۔

معمولاتِ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ

خاندانِ اشرفیہ کے دیگر بزرگوں کی طرح آپ بھی اپنے معمولات کے بڑے پابند تھے۔ رات ساڑھے تین بجے نمازِ تہجد ادا فرماتے اور اس کے بعد نمازِ فجر تک ذکر بالجہر فرماتے بعدہ، ۹/ بجے صبح تک دیگر اذکار و ظائف میں مصروف ہوتے بعدہ، ناشتہ تناول فرما کر ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات دیتے اسی اثناء لوگ اپنی اپنی حاجتیں لیکر آتے آپ ان پر ایک نگاہ ڈالتے تو ان کا کام ہو جاتا تھا۔ آسیب زدہ پر آپ نگاہ ڈالتے تو جن معافی مانگتا ہوا بھاگتا۔

مسیحائے اشرفیت کا خالقِ حقیقی سے ملنے کی تیاری

ماہِ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ اعلیٰحضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کی طبیعت ناساز ہوئی اور آہستہ آہستہ طبیعت بگڑتی گئی یہاں تک کہ ۲۲/ محرم الحرام کو آپ اپنے دولت خانہ سے خانقاہِ حسنیہ سرکارِ کلاں تشریف لے آئے۔ پھر دوبارہ گھر تشریف نہیں لے گئے۔ عرس کی جب کاروائی شروع ہوئی اور قوالی کی باری آئی تو آپ نے اپنے منظورِ نظر سید شاہ محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ، کو اپنی جگہ بٹھایا اور آپ حجرہ میں آرام فرمانے لگے۔ اسی طرح امامت کے وقت بھی آپ حضرت مخدوم المشائخ کو آگے بڑھا دیتے تھے۔ آپ نے وہ تسبیح بھی حضرت مخدوم المشائخ کو عنایت فرمائی جو آپ کے استعمال میں رہتی تھی اور آپ اسے گلے میں رکھتے تھے۔ آج بھی یہ تسبیح مبارک خاندانِ اشرفیہ کے پاس محفوظ ہے۔ اور ۲۸/ محرم الحرام کو تبرکات کے ساتھ زیارت کرائی جاتی ہے۔ حضرت مخدوم المشائخ کو اس طرح مقامات کی تفویض کرنے سے باشعور لوگوں کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ لیکن کسی کو جرات نہیں ہوتی تھی کہ کوئی بھی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے پوچھتا۔ ملک کے طول و عرض میں بلکہ دنیا کے طول و عرض میں آپ کی علالت کی خبر پھیل چکی تھی۔ آپ کے مریدوں میں ڈاکٹر و اطباء بھی تھے۔ وہ سب کے سب اپنی مصروفیات کو چھوڑ کر اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے پاس خانقاہِ حسنیہ پہنچ چکے تھے اور سب مل کر آپ کے علاج و معالجے میں تگ و دو کر رہے تھے لیکن طبیعت بدستور بگڑتی گئی۔ دنیا کے کونے کونے سے عقیدت مند آپ کی عیادت کے لئے آ رہے تھے۔ ان حضرات کے لئے طعام کا انتظام روزانہ دو وقت خانقاہ حسنیہ میں کیا جاتا تھا ان حضرات میں کچھ خواص کی بھی جماعتیں تھیں جو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے پاس موجود تھے ان میں مقتدر علماء کرام بھی تھے، مثلاً حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین اشرفی، حضرت استاذ العلماء مفتی عمر نعیمی اشرفی اور حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا نام خصوصیت کے ساتھ آتا ہے حضرت کی طبیعت بدستور

بگڑتی گئی یہاں تک کہ وہ مہینہ آہی گیا جس مہینے میں خانوادہ اشرفیہ کو غمِ عظیم کا سامنا کرنا پڑا جب رجب المرجب کی گیارھویں شب آئی تو آپ نے دوسرے پہر رات میں ذکر بالجہر کرنا شروع کیا تمام حاضرین نے بھی آپ کے ساتھ ذکر کرنا شروع کر دیا-در و دیوار سے بھی لاالہ الااللہ کی صدائیں آنے لگیں-اسی پر کیف ماحول میں آپکی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی-اِناللہ وا ناالیہ راجعون-

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کا آخری کلمہ لاالہ الااللہ ہو وہ جنتی ہے-سبحان اللہ فرمان رسول اللہ ﷺ کے مطابق قیامت برپا ہونے سے پہلے اور حساب وکتاب قائم ہونے سے پہلے لوگوں کو آپ کے جنتی ہونے کا علم ہو گیا-وصال کے وقت آپ کی عمر ۹۰رسال تھی-

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے خلفائے اعلیٰ

یوں تو آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے لیکن یہاں ان مقتدر خلفائے کرام کے اسمائے گرامی سپرد قرطاس کررہا ہوں جو اپنے زمانے میں علم کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور مسلکِ اہلسنت وجماعت کے دفاعی حصے میں ان نفوس کا ایک خطیر کارنامہ ہے اور دنیائے اہلسنت انہیں جانتی ہے-

خلفائے کے اسمائے گرامی	مختصر تعارف
(۱) استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین اشرفی مراد آبادی علیہ الرحمہ	اہلسنت وجماعت کے مایہ ناز مفتی جید علمائے کرام کے استاد، کئی ضخیم کتابوں کے مصنف نیز اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا قرآنی ترجمہ کنزالایمان پر حاشیہ بنام خزائن العرفان بھی آپ ہی کی ہے-
(۲) حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی گجراتی علیہ الرحمہ	دنیائے اہل سنت کے آپ مایہ ناز عالم دین ہیں-اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے بعد مسلک اہلسنت کی اشاعت

وترویج میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے آپ اہلسنت کے حکیم الامت ہیں-کثیر تعداد میں آپ نے کتابیں لکھیں-عوام الناس میں سب سے زیادہ جاءالحق مشہور ہوئی نیز کنزالایمان پر بنام "نور العرفان" حاشیہ بھی آپ کی ہے-

(۳) حضرت علامہ ابوالحسنات سید احمد اشرفی علیہ الرحمہ	آپ بہت پایہ کے عالم تھے-اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں بالخصوص "تفسیر الحسنات" کے نام سے ضخیم جلدوں میں قرآن کی تفسیر آپ نے لکھی ان کی علمی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مذکورہ تفسیر آپ نے جیل میں رہتے بغیر کسی کتاب کے سہارے لکھی-
(۴) فقیہہ اعظم حضرت مولانا نور اللہ اشرفی بصیر پوری علیہ الرحمہ	ملک پاکستان کے علمی حلقوں میں کون ایسا شخص ہے جو آپ کی شخصیت کو نہ جانتا ہو آپ بہت بڑے فقیہہ تھے-آج بھی آپ کی فقاہت کا اندازہ آپ کی کتاب بنام "فتاویٰ نوریہ" چھ ضخیم جلدوں میں شائع شدہ ہے-دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اپنے وقت کے آپ فقیہہ اعظم تھے-
(۵) حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی اشرفی میرٹھی علیہ الرحمہ	عالم اسلام میں تہلکہ مچا دینے والی روحانی شخصیت "حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی" کے آپ والد ماجد ہیں-تحریک پاکستان میں آپ کا کردار نمایاں ہے-آپ کو سفیر پاکستان کہا جاتا ہے-سیاسی خدمات کے علاوہ آپ کے مذہبی خدمات بھی ہیں-آپ بہت بڑے عالم دین تھے اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں-جن میں بہار شباب بہت مشہور ہوئی-
(۶) حضرت علامہ ضیاء الدین	آپ کی شخصیت دنیائے اہلسنت میں کسی پر مخفی نہیں آپ عالم باعمل تھے-آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مدینہ منورہ

مدنی علیہ الرحمہ

میں گزارا جو عشقِ رسول ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولا پاک ہم سب کے اندر بھی عشقِ رسول اللہ ﷺ کا جذبہ پیدا فرمائے۔

(۷) حضرت علامہ ابو برکات سید احمد اشرفی علیہ الرحمہ

آپ فنِ حدیث میں کافی دسترس رکھتے تھے ملک پاکستان میں آپ کی شخصیت "محدث پاکستان" کے نام سے متعارف تھی۔

(۸) حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی مد ظلہ العالی

آپ کو فنِ حدیث میں کافی مہارت ہے اور آپ اس وقت پنجاب کے شہر اوکاڑہ میں بحیثیت شیخ الحدیث فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ قرآنی مضامین اور رموز پر آپ کو کافی دسترس حاصل ہے اسی وجہ سے آپ کو "شیخ القرآن" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(۹) حضرت علامہ عبدالحفیظ اشرفی علیہ الرحمہ

آپ کی شخصیت سے آگرہ کا شاید ہی کوئی عوام و خواص ہوگا جو ناواقف ہو آپ بہت بڑے فقیہہ تھے۔ رسم المفتی پر کافی مہارت رکھتے تھے آپ کو آگرہ کے اہل علم مفتی اعظم آگرہ کے نام سے آج بھی یاد کرتے ہیں۔

(۱۰) حضرت علامہ غلام قادر اشرفی قدس سرہ

آپ پنجاب کے شہر لالہ موسیٰ میں رہتے ہیں۔ جید علمائے کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

(۱۱) حضرت مولانا غلام بھیک نیرنگ اشرفی علیہ الرحمہ

آپ بھی جید عالم دین تھے تقویٰ و پرہیزگاری میں یکتائے روزگار تھے وعظ و نصیحت اس انداز میں فرماتے تھے کہ سامعین کے دلوں پر اثر انداز ہوتی تھی۔

(۱۲) حضرت علامہ محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

آپ جید علمائے کرام میں سے تھے آپ اپنے زمانے میں بہت بڑے مفتی بھی تھے لوگ آپ کے فتوے پر بہت زیادہ اعتماد کرتے تھے۔

﴿حضرت مخدوم المشائخ سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی المعروف محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ﴾

اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت مخدوم المشائخ سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ مسندِ سجادیت پر فائز ہوئے اور اپنے جد امجد کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شب و روز سعی جمیل فرماتے رہے۔ عزم و حوصلہ کا ایک نیا باب، ایک نیا دور حضرت مخدوم المشائخ کے ذریعے تعمیرات نو کا آغاز ہوا اور یہ آغاز خانہ خدا کی تعمیر جدید سے ہوا۔ حضرت مخدوم المشائخ نے اپنے ذاتی سرمایہ سے کچھوچھہ مقدسہ میں ایک شاندار مسجد بنام "مختار المساجد" تعمیر کروائی بلکہ یوں کہنا بجا نہ ہوگا کہ حضرت مخدوم المشائخ نے اپنی کوششوں، کاوشوں اور علمی محنت کے پسینہ کے گارے سے اس مقدس مسجد کو تعمیر کیا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ کی روحانی وراثت خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں جسے حالات نے بظاہر شکستہ عمارت میں تبدیل کر دیا تھا ایک عالیشان عمارت کی شکل میں تعمیر کرایا۔ اس کے علاوہ مسجد اعلیٰ حضرت اشرفی علیہ الرحمہ کا قیام اور پھر ایک عظیم الشان ہال بہ منسوب شہنشاہِ خطابت حضرت مولانا سید احمد اشرف علیہ الرحمہ کا قیام وغیرہ ہے۔ ایسے تعمیری کاموں میں حضرت مخدوم المشائخ ہمیشہ ایک خطیر رقم ذاتی فنڈ سے عطا کرتے تھے اور اس طرح حضرت مخدوم المشائخ کا عہد سجادگی خانوادہ اشرفیہ سرکارِ کلاں کے ایک عظیم الشان تعمیرات جدیدہ دور کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔

باوجود متذکرہ امور کے خانقاہی نظام میں کوئی خلل نہیں آیا مثلاً:- وابستگان طریقت کو معمول کے مطابق درس ملتا رہا، تصوف و اخلاقیات پر تسلسل کے ساتھ کام ہوتا رہا۔ مولا تبارک تعالیٰ بفیضانِ مخدوم پاک وابستگانِ سلسلہ اشرفیہ کو توفیق دے کہ حضرت مخدوم المشائخ کے مشن کو باہمی اخوت کے ساتھ لے کر چلیں اور ہم سب کو جذبہ دے تاکہ سلسلے کا کام تاحیات دامے درمے قدمے سخنے کرتے رہیں۔ (آمین)

حضرت شیخ الملت سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی

حضرت مخدوم الشائخ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ حسب دستور منصب سجادگی پر فائز ہوئے اور وابستگانِ سلسلہ کو رشد و ہدایت سے منور فرما رہے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۵۵ھ میں سر زمین کچھوچھہ میں ہوئی جس وقت آپ کی ولادت ہوئی آپ کے پر دادا یعنی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں تھے آپ نے اپنے دوستوں واحباب سے فرمایا کہ کچھوچھہ میں ہمارے پوتے کی ولادت ہوئی ہے۔ پھر آپ نے روضہ رسول ﷺ کے سامنے آپکا نام اظہار اشرف رکھا۔ آپ بچپن ہی سے خدا ترس اور باکرامت ولی ثابت ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی۔ بعد ازاں جامعہ اشرفیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ آپ علم معقولات و منقولات میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ فن خطابت میں بھی آپ بے مثال ہیں۔ آپ عشق رسول ﷺ میں بھی ہمہ وقت سرشار رہتے ہیں آپکی عقیدت بھری نعتوں کا مجموعہ جو "اظہار عقیدت" کے نام سے پاکستان میں چھپا ہے اسکی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

جامعہ اشرف و مختار لائبریری کا قیام

آپ کے دادا حضرت اشرف العلماء سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ سر زمین کچھوچھہ میں ایک ایسا عظیم ادارہ ہونا چاہیے جو دنیائے اسلام کے لئے عربی مرکز کہلائے لیکن اس خواہش کی تکمیل سے پہلے آپ اس دار فانی سے داغ مفارقت دے گئے آپ کے وصال کے بعد حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری ذمہ داریاں اتنی زیادہ نہ ہوتیں تو میں ضرور اپنے والد ماجد حضرت اشرف العلماء علیہ الرحمہ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کرتا۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ اگر نیت میں اخلاص ہو تو ارادے کی تکمیل رب قدیر کسی نہ کسی صورت میں فرما دیتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضرت مخدوم المشائخ کے بڑے صاحبزادے اور حضرت اشرف العلماء علیہ الرحمۃ کے پوتے حضرت شیخ الملت

مد ظلہ العالی نے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے اجازت چاہی۔ تو حضرت نے انتہائی خوشی کے ساتھ آپ کو اجازت عطا کی۔ اس طرح سن ۱۳۹۹ھ میں باقاعدہ حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ نے اس عظیم ادارے کی بنیاد رکھی حضرت شیخ الملت جب بغداد سے براستہ دبئی ہندوستان پہنچے تو دبئی میں حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ کے خلیفہ مجاز جناب ہاشم رضا اشرفی مد ظلہ العالی نے پندرہ کمروں کا انتظام کیا۔ وقت گذرتا رہا اور یہ ادارہ ترقیاتی مراحل سے گذرتا رہا۔ تعلیمی اعتبار سے یہ ادارہ دنیائے اسلام میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سب حضرت شیخ الملت کے عظیم کارناموں کا ایک حصہ ہے۔ اسکے علاوہ حضرت شیخ الملت نے مختار لائبریری کا قیام فرمایا اور اس لائبریری کے لئے کتابوں کی خریداری کے واسطے مختلف ممالک تشریف لے گئے۔ جن میں دبئی سر فہرست ہے۔ آپ نے یہاں سے تقریباً دو لاکھ روپے مالیت کی کتابیں خریدی۔ حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ نے بھی آپ کا انتخاب غالباً انھیں خوبیوں کی بدولت کیا جب حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ کی اہلیہ "علیہ" رحمۃ اللہ علیھا کا وصال ہوا تو حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ نے ان کے بطن سے عطا کردہ نعمتیں یعنی حضرت شیخ الملت، سید احمد اشرف اور سید علی حسین اشرف کو لے کر حضرت مخدوم پاک کے آستانہ پر حاضری دی اور قبر انور کے اندر تینوں فرزندانِ ارجمند کو مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ کے حضور میں شرف بیعت سے مشرف فرمایا اس کے بعد سب سے بڑے صاحبزادے یعنی حضرت شیخ الملت کو ولی عہد نامزد فرمایا۔ اور دستور سجادگی کا رجسٹریشن بھی کرایا۔ ظاہر ہے کہ جن کو نگاہ مخدوم المشائخ نے سجادگی کے لئے انتخاب فرمایا وہ یقیناً اپنے اندر سلسلہ کے متعلق طوفانی جذبہ رکھتے ہونگے۔ حضرت شیخ الملت حضرت کے وصال کے بعد جس علاقہ یا جس ملک میں بھی دورے کے لئے گئے وہاں روحانی باپ سے محروم یتیم فرزندانِ طریقت کو اس انداز میں اپنا حاشیہ نشین بنایا کہ یتیمی کا احساس دل سے نکل جاتا ہے۔ اور یہ سجادگی کا اعلیٰ کمال ہے جو حضرت مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ نے آپ میں ودیعت کر دیا ہے۔

حضرت شیخ الملت سید محمد اظہار اشرف مد ظلہ العالی کے تین صاحبزادے ہیں-ابو المحامد سید محمود اشرف مد ظلہ العالی، سید محمد اشرف اور سید حماد اشرف-ان صاحبزادگان میں سے آپ نے سید محمود اشرف مد ظلہ العالی کو اپنا ولی عہد نامزد فرمایا ہے-سن ۱۹۹۸ء میں قبلہ محمود اشرف مد ظلہ 'پاکستان آئے ہوئے تھے اس دوران کئی ملاقاتیں ہوئیں ان ملاقاتوں میں سب سے اہم بات جو میں نے محسوس کی وہ یہ ہے کہ آپ اپنی محفل میں بیٹھنے والوں سے عالمانہ گفتگو فرماتے اور پوچھے گئے مسئلہ کا نہایت سنجیدگی سے دلائل کے ساتھ جواب دیتے حالانکہ عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ اس لائن میں آتے ہیں-ان سے شریعت مطہرہ کی بات کی جائے تو نہایت تلخ لہجے میں کہہ دیتے ہیں کہ جناب یہ مولویوں کی محفل نہیں ہے یہ تو صوفیوں کی محفل ہے اور ہم تو شریعت نہیں (نام نہاد) طریقت کی باتیں کرتے ہیں-دوسری بات جو میں نے قبلہ محمود اشرف مد ظلہ العالی کی محفل میں محسوس کی وہ یہ ہے کہ آپ کے پاس بیٹھنے والا کبھی بور نہیں ہوتا-آپ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے فارغ التحصیل عالم ہیں اور اس وقت جامعہ اشرفیہ کے ناظم اعلیٰ ہیں- طبعی طور پر آپ نہایت خوش مزاج و خوش اخلاق ہیں-آپ صورتاً حضرت شیخ الملت مد ظلہ العالی کی ہو بہو تصویر ہیں-آپ کے گفتگو کرنے کا انداز بھی وہی ہے جو حضرت شیخ الملت مد ظلہ العالی کا ہے- ہر آنے والا شخص آپ کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوتا ہے اور یوں سمجھتا ہے کہ حضرت مجھ سے ہی زیادہ محبت فرماتے ہیں-

اللہ تعالیٰ ان نفوس طیبہ کے صدقے ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے-(آمین)

سرکارِ کلاں کی وجہ تسمیہ

سابقہ اوراق کے ذریعے آپ نے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ کچھوچھہ مقدسہ میں حضرت مخدوم الآفاق سید عبد الرزاق نور العین علیہ الرحمہ کے سب سے بڑے صاحبزادے سید حسن شریف علیہ الرحمہ کی اولاد مقیم ہیں اور درگاہ شریف حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کی

خلافت و نیابت انہی کی اولاد کو حاصل ہے-اس لئے خلفِ اکبر علیہ الرحمہ کی نسبت سے وہاں کے سجادہ نشین کو سرکار کلاں یعنی بڑے سرکار کہا جاتا ہے-

مجمع البحرین

سلسلہ اشرفیہ میں دو شجرے پڑھے جاتے ہیں-ایک قادریہ اشرفیہ اور دوسرا چشتیہ اشرفیہ-حضرت مخدوم سمناں علیہ الرحمہ کے پیرو مرشد حضرت علاؤالدین گنج نبات علیہ الرحمہ ہیں اور آپ کے پیرو مرشد حضرت اخی سراج علیہ الرحمہ ہیں-اور آپ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے-اور آپ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے-اور آپ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے-اور آپ خواجہ خواجگان ہند ولی سرتاج اولیاء حضرت معین الدین سنجری علیہ الرحمہ کے مرید و خلیفہ تھے- شجرہ چشتیہ نظامیہ میں اسے یوں اجاگر کیا گیا ہے

بہ فرید و نظام و سراج و علا پے اشرف و نور العین ولی

سلسلہ قادریہ اشرفیہ کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت مخدوم سمناں علیہ الرحمہ سلطنتِ سمنان کو خیرباد کہہ کر پنڈوہ شریف کی طرف عازمِ سفر تھے-تو راستے میں اوچھ شریف کے مقام پر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت جلال الدین بخاری علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی-اور چند دنوں تک ان کی رفاقت و معیت میں گزارے-جب حضرت مخدوم سمناں علیہ الرحمہ جانے لگے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھ آج تک اکابرین مشائخ سے نعمتیں حاصل کیں وہ سب کی سب تم کو دے دیں-حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور سلسلہ قادریہ کی تمام نسبتیں اور فیوض و برکات آپ کی طرف ودیعت کی اس طرح سلسلہ اشرفیہ میں قادریت کا رنگ آیا- شجرہ قادریہ اشرفیہ میں اس نسبت کو یوں بیان کیا گیا ہے-

پے افلح و بو الغیث و فاضل بہ عبید و جلال شہہ سمنان

اس لئے یہ سلسلہ مجمع البحرین ہوا- یعنی بحرِ خواجہ بھی ہے اور بحرِ غوث بھی- رنگ خواجہ بھی ہے اور رنگِ غوث بھی- بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھیں یہ سلسلہ میسر ہے- مولائے کریم ہم سب کو سلسلہ ھذا پر قائم ودائم رکھے- اور سلسلہ ھذا سے مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فیضیاب فرمائے- (آمین)

دوسرا باب

معمولات و وظائف کے بیان میں

☆ نیر شریف ☆

حضرت مخدوم سمنان علیہ الرحمہ کا مزار پر انوار بلندی پر واقع ہے جس کے تینوں اطراف تالاب ہے اس کے پانی سے غسل کرتے ہیں اور پینے کے لئے استعمال کرتے ہیں- باوجود اس کے نیر شریف سات سو برس گذر جانے کے کبھی بھی خشک نہیں ہوئی

☆ جلوسِ محمدی ☆

کچھوچھہ مقدسہ سے ہر سال ماہ ربیع الاول میں پروانہ شمع رسالت نہایت احتشام وتزک سے ایک عظیم الشان جلوس نکالتے ہیں- جن کی قیادت آستانہ عالیہ حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ سے نکلنے والا وہ پرچم کرتا ہے جو حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے مزار اقدس کے غلاف سے بنایا جاتا ہے- اس جلوس کو "جلوسِ محمدی" کہتے ہیں-

☆ بیاد امام عالی مقام ☆

ایام محرم الحرام میں تربتِ امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نقشہ صحیح بھی حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار کے غلاف سے بناتے ہیں- اور یہی نسبت

ہے جسکے بارے میں حضرت مخدوم المشائخ نے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ صحن دروازہ پر رونق افروز تھے- جلوس جب نظروں کے سامنے آیا تو فرمایا مجھے اٹھاؤ کیونکہ میرے جد یعنی...... مخدوم پاک علیہ الرحمہ کا غلاف آرہا ہے-

☆ جلوس موئے مبارک ☆

عرس کے موقع پر ۲۷ محرم الحرام کو تاجدار عرب وعجم کے سراقدس کے وہ موئے مبارک جن پر صبح وشام ستر ہزار فرشتے درود وسلام بھیجتے ہیں- خانقاہ اشرفیہ سے جب یہ جلوس نکالا جاتا ہے تو یہ منظر عاشقانِ رسول ﷺ کے لئے نہایت ہی رقت انگیز ہوتا ہے- ہر آنکھ جذبہ فرطِ محبت سے اشکبار ہوتی ہے-

☆ تبرکات خانوادہ اشرفیہ ☆

۲۷/ محرم الحرام کے دن بعد نماز عصر صاحب سجادہ سرکار کلاں کی نگرانی میں خانوادہ اشرفیہ کے تبرکات کی زیارت کرائی جاتی ہے-

☆ جشنِ دستار فضیلت ☆

پھر مذکورہ تاریخ میں بعد نمازِ عشاء جشن دستار فضیلت طلبائے کرام جامعہ اشرف کچھوچھہ شریف کا شاندار پروگرام ہوتا ہے- ملک کے مایہ ناز علمائے کرام، مشائخ عظام اور مقررین شرکت کرتے ہیں- ادارۂ ھذا کے فارغ التحصیل علمائے کرام کی دستار بندی کی جاتی ہے اور صاحب سجادہ ان فارغ التحصیل علمائے کرام کے سروں پر دست شفقت فرماتے ہیں-

☆ جلوسِ غوثیہ ☆

محرام الحرام کی ۲۸/ تاریخ کو صاحب سجادہ خاندانی تبرکات اور لباس کو لے کر جلوس غوثیہ میں شریک ہوتے ہیں- بعد نماز عصر ان ملبوسات کو زیبِ تن فرماتے ہیں-

☆ عرس سراپا قدس کی تاریخ ☆

حضرت مخدوم سمناں علیہ الرحمہ کا عرس مبارک نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ ہر سال ۲۶، ۲۷،اور ۲۸ محرم الحرام کو منایا جاتا ہے۔ مرکزی عرس کچھوچھہ مقدسہ میں ہوتا ہے۔ عرس کی محفل میں شرکت کے لئے دنیا اسلام کے ہر گوشے سے ارباب طریقت تشریف لاتے ہیں۔ مجمع ہزار دو ہزار کا نہیں بلکہ لاکھوں کا ہوتا ہے۔ عرس کے دنوں میں کچھوچھہ مقدسہ میں ٹرانسپورٹ کا خاص انتظام ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی سلسلہ اشرفیہ کے خلفاء حضرات ماہِ محرم میں عرس مخدوم کا خاص انتظام کرتے ہیں۔

☆ ماہانہ قل شریف ☆

ہر مہینے کی ۲۷ر تاریخ باعتبار قمری ماہانہ فاتحہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں ذکر واذکار کے علاوہ حضرت مخدوم پاک کی تعلیمات اور درسِ تصوف وغیرہ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ ہر وابستگان سلسلہ اشرفیہ کو چاہئے کہ ماہانہ فاتحہ میں ضرور شرکت کریں تاکہ ہر ماہ روحانی غذا ملتی رہے۔

☆ سلسلہ اشرفیہ کا علامتی رنگ ☆

انسانی وجود میں چھ مقامات پر نور الہی پنہاں ہے۔ جب انسان عبادت وریاضت کرتا ہے تو وہ نور جگمگا اٹھتا ہے۔ ان کے رنگ بھی الگ الگ ہیں۔ ہر سلسلے کا جو اپنا مخصوص رنگ ہوتا ہے اس کے ذریعے سے معلوم ہوگا کہ کس لطیفہ کا نور غالب ہے۔ چھ مقامات یہ ہیں۔

۱۔ بائیں پستان سے دوانگل نیچے جو نور ہے۔ اسے لطیفۂ قلبی کہتے ہیں اس کا رنگ سرخ ہے۔

۲۔ داہنے پستان سے دوانگل نیچے جو نور الہی ہے اسے لطیفۂ روحی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید ہے۔

۳۔ ناف کے دوانگل نیچے جو نورِ الہی ہے اسے لطیفۂ نفس کہتے ہیں۔ اس کا رنگ زرد ہے۔

۴۔ دو پستان کے درمیان جو نورِ الہی ہے اسے لطیفۂ سری کہتے ہیں اسکا رنگ سبز ہے۔

۵۔ دونوں آنکھوں کے درمیان تھوڑا اوپر جو نورِ الہی ہے اسے لطیفۂ خفی کہتے ہیں۔ اسکا رنگ نیلگوں ہے۔

۶۔ ام الدماغ میں جو نورِ الہی ہے اسے اخفی کہتے ہیں اور اس کا رنگ سیاہ ہے۔

مذکورہ چھ رنگوں میں سے سلسلہ اشرفیہ کا علامتی رنگ زرد ہے اور کپڑے کے چار کونے پر نیلا دھبہ ہے۔

مختصر وظائف

(۱) بعد نماز فجر	ایک سو مرتبہ	یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰہُ
(۲) بعد نماز ظہر	ایک سو مرتبہ	یَا کَرِیْمُ یَا اَللّٰہُ
(۳) بعد نماز عصر	ایک سو مرتبہ	یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰہ
(۴) بعد نماز مغرب	ایک سو مرتبہ	یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰہ
(۵) بعد نماز عشاء	ایک سو مرتبہ	یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہ

(الف) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ

(ب) ہر نماز کے بعد سورہ اخلاص یعنی قل ھواللہ احد آخر تک دس مرتبہ

(ج) ہر نماز کے بعد کلمہ توحید (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)

(دس مرتبہ)

(د) ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ

(ھ) ہر نماز کے بعد کلمہ تمجید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥) ایک مرتبہ

(و) درود شریف جس قدر زیادہ پڑھ سکتا ہو پڑھے۔

﴿ مختصر وظائف کے فوائد ﴾

سلسلہ اشرفیہ کے وظائف میں روزانہ انسان کی دنیاوی مشاغل کو مد نظر رکھتے ہوئے وظائف ترتیب دیئے گئے ہیں۔ انسان جب صبح کے وقت گھر سے باہر نکلتا ہے تو اسکی خواہش ہوتی ہے کہ میں جس جگہ یا جس دوست واحباب سے بھی ملاقات کروں ہر ایک مجھے عزیز رکھے۔ جب یہ صبح کے وقت یا عزیز یا اللہ سو مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے حسنیٰ کی برکت سے ہر جگہ عزیز رکھتا ہے۔ دوپہر کے وقت گرمی کے موسم میں گرمی تیز ہوتی ہے اور یہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے دنیا میں رونما ہوتی ہے، انسان جب دوپہر کے وقت اس کیفیت کے عالم میں یا کریم یا اللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے حسنیٰ کی برکت سے اس بندے پر کرم فرماتا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ دوپہر کے وقت تک مزدور اپنی مزدوری شروع کر دیتا ہے اسی طرح ہر ادارے اور محکمے کے لوگ اپنے اپنے کام شروع کر چکے ہوتے ہیں اور بندہ کیلئے ضروری ہے کہ کام شروع کر کے اس کام کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے کریمی پر چھوڑ دے۔ اس لئے ہمارے بزرگوں نے بعد نماز ظہر یا کریم یا اللہ کے ورد کا حکم دیا تاکہ کام کا انجام اللہ تعالیٰ کے کریمی پر ہو جائے۔ عصر کے وقت کاروبار اپنے عروج پر ہوتا ہے اور کاروبار میں انہماک کے سبب انسان اللہ کے ذکر کو بھول سکتا ہے اس لئے قرآن و حدیث میں صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر) کی تاکید آئی ہے۔ ہمارے بزرگون نے اس وقت یا جبار یا اللہ کے ورد کا حکم دیا

تاکہ انسان کو اللہ کی جباریت یاد رہے اور جسے اللہ تعالیٰ کی جباریت یاد ہو گی وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہو گا۔ مغرب کے وقت ہر انسان کو اپنی کوتاہی جو کہ کاروبار میں تیزی کے سبب یاد الٰہی میں واقع ہوئی ہو یاد آئیگی اور پھر انسان دوسرے انسان کے سامنے پشیمان ہو گا۔ اس کے لئے ہمارے بزرگوں نے یا ستار یا اللہ کا ورد کا حکم دیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے حسنیٰ کے سبب ہماری کوتاہیوں کو چھپا دے اور ایک دوسرے کے سامنے رسوا ہونے سے بچا لے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر مسلمان کو چاہیے کہ سونے سے پہلے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کر لے ہو سکتا ہے کہ یہ رات اس کے لئے آخری رات ہو اس لئے ہمارے بزرگوں نے بعد نماز عشاء سو مرتبہ یا غفار یا اللہ کے ورد کا حکم دیا تاکہ سونے سے پہلے بندہ اپنے گناہوں سے معافی مانگ لے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے اسمائے حسنیٰ کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ سلسلہ اشرفیہ کے وظائف میں ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھنا بھی شامل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے اس گھر میں تیس دن تک شیاطین داخل نہیں ہوتے اور چالیس دن تک کوئی ساحر یا ساحرہ داخل نہیں ہوتے۔ اے علی: تم اسے اپنی اولاد، اپنے اہل اور اپنے پڑوسی کو سکھاؤ۔ دوسری حدیث بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سنا اس حال میں کہ آپ منبر شریف پر تشریف فرما تھے کہ جو شخص صلوٰۃ مکتوبہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو سوائے موت کے جنت میں داخل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور اس کی قراءت پر مواظبت صدیق یا عابد ہی کرتا ہے۔ الخ

(تفسیر روح البیان)

ان دونوں احادیث کریمہ کی روشنی میں ہمارے بزرگوں نے خانہ دل کو شیطانی حملوں سے بچانے کے لئے اور مقام صدیق اور مقام عابد کے حصول کیلئے آیت الکرسی کا ورد بتایا۔ سلسلہ اشرفیہ کے وظائف میں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا بھی شامل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیگا تو اس

دن گناہوں سے بچارہیگا-اگرچہ شیطان کتنی ہی کوشش کرے-دوسری حدیث میں ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور فرمایایارسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں معاویہ بن المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاوصال ہوگیاہے اگر آپ پسند فرمائیں توآپ کے لئے زمین لپیٹ دی جائے یہاں تک کہ آپ ان پر نماز جنازہ ادا فرمالیں آپ ﷺ نے فرمایاکہ ٹھیک ہے پس جبریل علیہ السلام نے اپناپر زمین پر ماراتوزمین سمٹ گئی اوران کی تابوت حضور علیہ السلام کے سامنے آگئی آپ کے پیچھے فرشتوں کی صفیں لگ گئیں-نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے فرمایاکہ جبریل یہ انعام اسے کیسے ملا یہ سنکر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایاکہ یہ شخص سورہ اخلاص سے محبت کرتاتھااور آتے جاتے،اٹھتے بیٹھتے ہرحال میں پڑھاکرتے تھے- (تفسیر روح البیان)

ان دونوں احادیث کریمہ کی روشنی میں ہمارے بزرگوں نے سورہ اخلاص کے ورد کا حکم دیا تاکہ انسان گناہوں سے بچارہے اور اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بن جائے - سلسلہ اشرفیہ کے وظائف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر نماز کے بعد کلمہ توحید یعنی لاالہ الااللہ وحدہ الخ- دس مرتبہ پڑھاجائے - حضرت عبدالرحمٰن ابن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے راوی - فرمایاجو نماز مغرب وفجر میں پھرنے اور پاؤں موڑنے سے پہلے دس بار یہ کلمہ کہہ لیا کرے،لاالہ الااللہ وحدہ' الخ-تواسکے لئے ہرایک کے بدلہ میں دس نیکیاں لکھی جائیگی اور دس گناہ مٹائے جائینگے اوردس درجہ بلند کئے جائینگے ہر برائی سے اس کی حفاظت اور ہر مردود شیطان سے امن ہوگی اور شرک کے سواکوئی گناہ اسے نہ چھوسکے گااوروہ لوگوں سے عمل میں افضل ہوگاسوااس کے جواس سے زیادہ کہہ لے وہ اس سے بڑھ جائیگا(مشکوٰۃ شریف) مذکورہ فضائل کے پیش نظر ہمارے بزرگوں نے ہر نماز کے بعد اس کے ورد کا حکم دیاتاکہ بندہ شیطانی حملہ سے امن میں رہے-سلسلہ اشرفیہ کے وظائف میں تسبیح فاطمی یعنی ۳۳، ۳۳بار سبحان اللہ اور الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنا- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایارسول اللہ ﷺ نے جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح، ۳۳بار حمد الٰہی اور ۳۳بار تکبیر کہہ

لیاکرے-یہ ۹۹ ہوئے-اور سوبار پوراکرنے کیلئے لاالہ الااللہ وحدہ' الخ...... پڑھے تواس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کی طرح ہوں-(مسلم شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں-کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہانے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑگئے تھے میں نے کہااگر تم اپنے والدماجد کے پاس جاکر غلام کاسوال کرو(تواچھاہے) (وہ حاضر ہوئیں تو)رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکیاتمھیں ایسی چیزنہ بتادوں جو تمھارے لئے غلام سے بہتر ہے-تم سوتے وقت ۳۳بار سبحان اللہ، ۳۳بار الحمدللہ اور ۳۴بار اللہ اکبر کہہ لیاکرو- (ترمذی شریف)

اس مختصر سے فوائد کے بعد اب بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ ان وظائف کے پڑھنے میں تھوڑاساوقت لگتاہے لیکن اسکے فوائد کثیر ہیں اوروظائف کی ترتیب ہمارے بزرگوں نے نہایت ہی عمدہ طریقوں سے سرانجام دیئے ہیں تاکہ کم وقت میں زیادہ تصفیہ قلب حاصل ہو-پہلے کے دور میں اگر سفید کپڑوں پر داغ دھبے پڑجاتے تواس کی صفائی میں کافی محنت کی ضرورت پڑتی تھی-لیکن دور جدید میں تھوڑاسابلیچ ڈال کر سفید کپڑوں کودھوڈالیں توکپڑاتمام داغ دھبوں سے صاف ہوکراجلاہوجاتاہے-بس اسی طرح یہ مختصرساوظیفہ دلوں کے لئے بلیچ ہے ،دلوں کوگناہوں کے داغ دھبوں سے پاک کرکے روحانیت کے لئے اجلاکردیتاہے اللہ تعالیٰ پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطافرمائے-(آمین)

﴿ مسبعات عشر ﴾

وظیفہ مسبعات عشر خاندان چشتی وقادری کے معمولات میں سے ہے یہ وظیفہ حضرت خضر علی نبیناوعلیہ السلام نے حضرت ابراہیم تیمی علیہ الرحمہ کو تعلیم فرمایااور تاکید کی کہ ہر صبح و شام پڑھاکریں اس کاثواب عظیم اور فائدہ کثیر ہے اس وظیفہ کاوقت قبل طلوع اور قبل غروب آفتاب ہے-بعد فجر کے جو وظائف تحریر ہوئے ان کے بعد اس کو پڑھناچاہیے- وظیفہ یہ ہے سورہ فاتحہ مع بسم اللہ سات بار- قل اعوذبرب الناس مع بسم اللہ سات بار-

سورہ قل اعوذ برب الفلق مع بسم اللہ سات بار- سورہ قل ھواللہ احد مع بسم اللہ سات بار- سورہ قل یاایھا الکفرون مع بسم اللہ سات بار، آیت الکرسی تا خٰلدون مع بسم اللہ سات بار- کلمہ تمجید سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر و لا حول ولا قوة الا با الله العلى العظیم سات بار مگر ساتویں مرتبہ اس کے ساتھ یہ بھی پڑھا جائے عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ مَلَا ءَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ -پھر سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ہ

یارب درود نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب اور تیرے رسول امی ہیں اور انکی آل پر اور برکتیں نازل کر اور سلام-

اس کے بعد سات بار یہ پڑھے-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ہ

یارب میری مغفرت فرما اور میری والدین کی اور جو مجھ سے پیدا ہو اور میری والدین پر رحم فرما جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں پالا یارب مغفرت کر تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کی زندوں کی ان میں سے اور مردوں کی اپنی رحمت سے اے سب رحم والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے-

اس کے بعد سات بار یہ دعا پڑھے-

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِىْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَ

یااللہ یارب! کر میرے ساتھ اور ان سب کے

اٰجِلًا فِى الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّ لَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہ

ساتھ جلد آنے والے اور بدیر آنیوالے وقت میں دین میں اور دنیا میں اور آخرت میں وہ کرم جو تیری شان کے لائق ہے اور نہ کر ہمارے ساتھ اے ہمارے مالک وہ معاملہ جس کے ہم سزاوار ہیں- بیشک تو بخشنے والا حلم فرمانیوالا، کثیر العطا صاحب کرم واحسان، صاحب رافت ورحمت ہے-

اس کے بعد چھ بار اس دعا کو پڑھے-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ بِرِفْعَتِكَ يَا رَافِعُ وَ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ہ

یارب! مجھے ہدایت فرما واسطہ تیری رفعت کا اے رفعت دینے والے اور مجھے بحالت اسلام وفات دے اور مجھے نیکوں سے ملا-

اس کے بعد اکیس بار یاجبّار، اس کے بعد ایک بار یا تین بار یہ پڑھے-

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِىِّ الدَّيَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ ہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِيْدِ الْاَرْكَانِ ہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الْمُسَبَّحِ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ يَّذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَ يَاتِىْ بِالنَّهَارِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَّهٗ لُطْفٌ خَفِىٌّ ہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ

پاکی بیان کرتے ہیں ہم اللہ کی برتر جزا دینے والا پاکی اللہ کی بخشنے والا احسان فرمانے والا پاکی اللہ کی زبردست قدرت والا پاکی اللہ کی ہر مکان میں تسبیح کیا ہوا پاکی اسکی جس کو کوئی شان کسی شان سے مشغول نہ کرے پاکی اس کی جو رات کو لے جاتا ہے اور دن کو لاتا ہے پاکی اللہ کی اے مولیٰ تیری حمد کے ساتھ تیرے حلم فرمانے پر باجود جاننے کے پاکی اللہ کی اے مولا تیری حمد کے ساتھ تیری عفو فرمانے پر تیرے قادر ہونے کے باوجود پاکی اسکی جو صاحب لطف خفی ہے پاکی بولو اللہ کی جب تم شام کرو اور جب صبح کرو اور اسی کی حمد آسمانوں میں

يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اور زمین میں اور عشاء کے وقت اور ظہر کیوقت، زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور ایسے ہی تم نکالے جاؤ گے- پاکی تیرے رب کی عزت والا رب اس سے جو ناخداشناس کہتے ہیں اور سلام رسولوں پر اور حمد اللہ رب العالمین کیلیے-

چند ضروری نصیحتیں

طالب صادق کو چاہیے کہ عقائد حقہ اہلِ سنت و جماعت پر موافق سلف صالحین و بزرگان دین کے مضبوطی سے جما رہے اور نمازِ پنجگانہ ہرگز ہرگز نہ چھوڑے- ہر نماز کو اوقات مستحبہ میں باجماعت ادا کرے- زندگی میں جو فرض اور واجب نمازیں خدانخواستہ چھوٹ گئی ہوں ان کی قضا پڑھے-

اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے سن بلوغ کو دیکھے کہ کب سے نماز کا پابند ہے اگر پتہ چلے کہ سن بلوغ کے پانچ سال بعد پابندی سے نماز ادا ہوتی رہی تو پانچ سال کی نماز اس طرح قضا پڑھے کہ ہر نماز کے ساتھ اسکی پانچ قضائیں بھی پڑھ لے - تو ایک سال میں سبکدوش ہوگا اور اگر وقت کی نماز کے ساتھ صرف ایک کی قضا پڑھے تو پانچ سال میں سبکدوش ہوگا- ان قضا نمازوں کے ادا کرنے میں چھپانے کا اہتمام کرے-

یہ جو بعض بزرگوں نے رجب یا شعبان میں چار رکعت قضائے عمری کی تعلیم دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز کی قضا پڑھے اور مزید جو نماز کی ادائیگی میں تاخیر ہوئی- اس پر ندامت کا اظہار کرنے کے لئے سال میں ایک دن چار رکعت بھی پڑھ لیا کرے-

ہر قسم کے باطل اور بدمذہب فرقے کے لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچائے-

تعلیماتِ مخدوم پاک اور اجماع امت کے مطابق خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہیں، خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، خلیفہ ثالث سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں، اور خلیفہ رابع سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں- اس لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے- اگر خلفائے راشدین کے بارے میں مذکورہ عقیدہ نہ ہو تو ایسا شخص مخدوم پاک کے فرمان کے مطابق اشرفی نہیں ہو سکتا- اور اجماعِ امت کے مطابق وہ اہلِ سنت بھی نہیں ہے-

دیئے گئے مختصر وظائف کی پابندی کے بعد اگر وقت میسر آئے تو چاہئے کہ روزانہ کم از کم سو آیات کی تلاوت کرے- بعد نماز مغرب سو مرتبہ کلمہ طیبہ اور بعد نماز عشاء ہزار مرتبہ سورہ ۱۸ خلاص اور ہزار مرتبہ یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا محمدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ ۝ پڑھا کرے- اور ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کا روزہ جسے ایام بیض کہتے ہیں رکھے- اور چھ دن عید کے، نو دن عشرہ اول ذوالحجہ کے روزے رکھے اور اگر نہ ہو سکے تو آٹھ اور نو کے روزے ترک نہ کرے- بڑا ثواب ہے- اور ۲۷ رجب، شب برات، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے- اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے- آمین بجاہ النبی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین-

تیسرا باب

کرامات کے بیان میں

اہل سنت کے نزدیک کرامتِ ولی حق ہے- معتزلہ فرقہ ولی کی کرامت سے انکار کرتا ہے-

کرامت کے لئے ضروری ہے کہ ایمان اور عملِ صالح دونوں ہوں- اگر ایمان اور عمل صالح نہ ہوں، یا ایمان ہو اور عمل صالح نہ ہو تو ایسے شخص سے اگر کوئی کام خلاف عادت صادر ہو تو اسے استدراج کہا جائیگا- کرامت نہیں کہہ سکتے- اسی طرح بلا قصد کوئی کام خلافِ عادت صادر ہو جائے تو اسے بھی کرامت نہیں کہا جائیگا- کرامت کے مسئلے پر انتہائی محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے- پیرومرشد سے اگر کوئی کام خلافِ عادت صادر ہو تو اس کے کرامت ہونے کا فیصلہ مرید خود نہ کرے- بلکہ علمائے حقہ سے اس کی تصدیق کرائے- بعد تصدیق اسے پیرو

مرشد کی کرامت میں شمار کرے۔ ورنہ عوام الناس ولی کی کرامت سے بدظن ہو کر کہیں کرامت سے مطلقاً انکار نہ کر دے۔ کرامت کا ثبوت قرآن و حدیث اور آثار سے موجود ہے۔ مثلاً قرآن پاک میں حضرت مریم سلام اللہ علیہا کا بے موسم پھلوں کا لانا۔ حضرت آصف برخیا کا آنِ واحد میں تختِ بلقیس کا لانا۔ اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ عظمائے صحابہ میں سے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ جب انھیں شام کی طرف جہاد کے لئے بھیجا گیا دوران جہاد جب ان کے دونوں بازو کٹ گئے تو ان کے لئے دو پر نکل آئے اور وہ ہوا میں اڑنے لگے۔ اسی طرح جمادات کا کلام کرنا وغیرہ۔

سب سے پہلے مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامتیں بیان کی جائینگی اسکے بعد گلشنِ اشرفیت کو اپنے خون و پسینہ سے جلا دینے والے اعلیٰحضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کی چند کرامتیں بیان کی جائینگی۔ پھر آخر میں موجودہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ جن کے واسطہ سے مخدومی فیض آج کے لوگوں کیلئے جاری و ساری ہے۔ یعنی حضرت شیخ الملت سید محمد اظہار اشرف مدظلہ العالی کی چند کرامتیں بیان کیجائینگی۔

﴿مخدوم پاک علیہ الرحمۃ کی چند کرامتیں﴾

☆ پہلی کرامت ☆

ایک مرتبہ کچھ ہندو قول و فعل کے لئے درگاہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور آستانہ کی پہلی سیڑھی پر ہاتھ رکھ کر عہد کیا کہ اگر اپنے وعدے سے منحرف ہوں تو مخدوم صاحب کی مار پڑے۔ چنانچہ وہ لوگ درگاہ شریف سے قریب ہی واقع گاؤں "بریانواں" پہنچے تو ان میں سے ایک ہندو نے اپنا قول توڑ دیا جس کے نتیجے میں اسکی زبان منہ سے باہر نکل پڑی بہت کوشش کے باوجود

زبان منہ میں نہ گئی اسی حالت میں اسے درگاہ شریف لایا گیا، درگاہ شریف پہنچتے ہی اس نے دم توڑ دیا، اس روز کے بعد سے اس علاقے کے ہندو پرماتما کی قسم کھا کر تو پھرتے ہیں لیکن مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قسم کھا کر نہیں پھرتے۔

☆ دوسری کرامت ☆

ایک مرتبہ آپ سفر فرماتے ہوئے کسی دوسرے ملک کی سرحد میں داخل ہوئے تو خبر گیروں نے اس سلطنت کے بادشاہ کو اطلاع دی کہ سمنان کے تارک السلطنت ہماری حدود میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور شاید یہاں قیام کا ارادہ ہے جو بہتر نہیں ہے، بادشاہِ وقت اس سلسلے میں ملاقات کے لئے بذات خود حاضر ہوا، ملاقات کے بعد وہ حضرت قدوۃ الکبریٰ سے اس قدر متاثر ہوا کہ حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ اگر حضور کو ناگوار خاطر نہ ہو تو سامنے پہاڑ پر تشریف لے چلیں حضرت اسکے ساتھ پہاڑ پر تشریف لے گئے بادشاہ نے عرض کی کہ جہاں تک آپ کی نگاہ پہنچے میں اپنی سلطنت کا اسی قدر حصہ بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ اے بادشاہ یہ تیرے اختیار سے باہر ہے کہ تو میری حد نگاہ کی حدود میرے حوالے کرے، یہ کہہ کر آپ نے اپنا دست مبارک بادشاہ کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ تجھے کیا نظر آرہا ہے۔ بادشاہ نے جواباً عرض کی کہ مکہ و مدینہ منورہ اور اس سے بھی آگے دیکھتا ہوں آپ نے پوچھا کہ کیا یہ حدود تیرے دائرہ اختیار میں ہے بادشاہ حضرت کی اس کرامت کو دیکھ کر نادم ہوا اور معافی کا طلب گار ہوا۔

☆ تیسری کرامت ☆

ایک مرتبہ حضرت "ہرات" سے "یاغستان" تشریف لے جا رہے تھے، سفر طویل تھا راستے میں سامان رسد ختم ہو گیا اور سفر جاری رہا یہاں تک کہ قافلے کے لوگ بھوک سے نڈھال ہو گئے تو یہ خبر حضرت قدوۃ الکبریٰ کے کان تک پہنچائی گئی کہ اب سفر جاری رکھنا تقریباً ناممکن

ہے، حضرت نے کمر کھول دینے کا مشورہ دیا- حضرت نے قافلے کے لوگوں سے پوچھا کہ کسی
کے پاس لوہے کی زنجیر ہو تو میرے پاس لاؤ- تلاش کرنے پر ایک قلندر کے پاس سے ایک
زنجیر حاصل ہوئی، حضرت جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس زنجیر پر توجہ فرمائی اور وہ نگاہ
کیمیا سے سونے میں تبدیل ہوگئی آپ نے قلندر کو حکم دیا اور سمت بتائی کہ یہاں سے تین میل
کے فاصلے پر ایک بازار ہے جب قلندر تین میل فاصلہ طے کر چکا تو اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی
کہ جنگل میں اتنا عظیم الشان بازار کہاں سے آگیا- حضرت نے چلتے وقت فرمایا تھا کہ زنجیر کو
فروخت کر کے تین روز کا سامان خوراک خرید لانا اور باقی ماندہ پیسے دریا میں پھینک دینا، قلندر
نے ایسا ہی کیا وہ زنجیر کسی سنار کے ہاتھ فروخت کی اور سامان رسد خرید کر بقیہ رقم دریا میں
پھینک دی-

☆چوتھی کرامت☆

۷۷۰ھ کا واقعہ ہے آپ سفر حج سے واپس تشریف لا رہے تھے، گلبرگہ شریف میں ایک پر
فضا مقام پر قیام فرمایا (یہی وہ مقام ہے جہاں بعد میں گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ کی ابدی خواب گاہ
اور خانقاہ بنی) حضرت کے خیمۂ خاص میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی سوائے
حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ کے- اتفاق سے اس مرتبہ حضرت شیخ الاسلام
بھی آپ کے ہمراہ تھے- حسب معمول حضرت نے خلوت میں حضرت شیخ الاسلام کو طلب
فرمایا، جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو دیکھا حضرت پر ایک عجیب کیفیت طاری ہے وہ حد درجہ
جوش اضطراب دیکھ کر خوف زدہ ہوئے اور خیمہ سے باہر تشریف لے آئے تمام اصحاب خیمے
کے گرد جمع ہوگئے لیکن خوف کے مارے اندر جانے کی جرات نہ ہوئی بہت ہمت کر کے
حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور استفسار کرنے پر حضرت نے فرمایا
کہ آج رجب المرجب کی پہلی تاریخ ۷۷۰ھ ہے اور غوث زمانہ جن کی زیارت میں نے جبل
الفتح پر کی تھی وصال فرما گئے اور تاج غوثیت اس فقیر کے سر پر رکھا گیا اللہ تعالیٰ کا فضل و
احسان ہے-

☆پانچویں کرامت☆

ایک روز بلخ کی مسجد میں چند درویش حاضر خدمت تھے- ناگاہ حضرت نے اپنا عصا اٹھایا اور چند
بار غصہ سے مسجد کی دیوار پر مارا- اصحاب کو اس حالت پر حیرت ہوئی- جب وہ کیفیت فرو
ہوگئی تو نورالعین نے غصہ کا سبب پوچھا تامل و تفکر کے بعد فرمایا کہ اس وقت دریا کے کنارے
موصل کے میدان میں جنگ ہو رہی تھی اور اس لڑائی میں میرا ایک رومی مرید شریک تھا اس
نے مجھ سے مدد طلب کی تو مجھ کو اس کی دستگیری کرنا پڑی- حق تعالیٰ نے اس مرید کے لشکر کو
فتح عنایت کی اور دشمن کے سو سوار کام آئے- بعض حاضرین نے اس واقعہ کی تاریخ لکھ لی-
چند روز بعد ایک زخمی سپاہی اس طرف سے آیا اور اس نے بیان کیا کہ بعینہ وہی واقعہ گذرا جو
حضرت نے ظاہر فرمایا تھا-

☆ چھٹی کرامت ☆

سرحد چین کے قریب ایک امیر نے (جو حضرت سے کسی قدر بد عقیدہ تھا) آپکی ضیافت کی
اور قسم قسم کے کھانے دستر خوان پر حاضر کئے ایک طباق پر دو مرغ مسلم رکھے تھے جن میں
سے ایک ظلم سے حاصل ہوا تھا اور دوسرا مناسب قیمت دے کر، امیر نے اصرار شروع کیا کہ
حضرت مرغ ملاحظہ کریں آپ نے فرمایا کہ درویش وہی چیز کھائیں گے جو حلال ہوگی اور اس
کے بعد ان مرغوں میں سے جو غیر مشتبہ تھا وہ خود کھایا اور مشکوک چوزہ ہمراہیاں امیر کی
طرف بڑھا کر کہا یہ چوزہ تمھارے لیے مناسب ہے اور دوسرا فقیروں کے لئے مناسب ہے-

☆ساتویں کرامت☆

ابو الوفا خوارزمی حضرت کے ایک حاشیہ نشین تھے ان کو توحید سے بہت ذوق تھا
اور حقائق و معارف بصورت نظم حضور میں پیش کرتے تھے- ایک دن مجلس اقدس میں تذکرہ
ہو رہا تھا کہ انسان کو جو تھوڑی بہت قدرت حاصل ہے وہ بھی قادر مطلق دیتا ہے ورنہ انسان
کچھ نہیں کر سکتا- حضرت نے ابو الوفا کی طرف اشارہ کیا کہ یہ مضمون نظم کرو آپ نے

فی البدیہ عرض کی۔

بد کردم و اعتذار بدتر ز گناہ   چوں ہست دریں حذر سہ دعوی تباہ

دعویٰ وجود و قدرت و دعویٰ فعل   لا حول و لا قوۃ الا باللہ ! !

وہ مدت تک حضرت کے ساتھ سفر میں رہے۔انھوں نے یہ قصہ بیان کیا کہ جب حضرت جہانگیر زمین شروان سے گزر رہے تھے تو ایک مسجد میں اترے شدید برف باری ہوئی۔کمال (جوگی) کو رات کے وقت غائط کی ضرورت ہوئی تو ایک گوشہ میں چلے گئے وہاں برف کی تاثیر سے ان کے بدن میں حرکت کی قوت باقی نہ رہی اور زندگی دشوار ہوگئی حضرت اس وقت وضو کر رہے تھے۔آپ کو یکایک ایسی سردی محسوس ہوئی کہ سارا بدن ٹھنڈا ہو گیا۔اصحاب کو حیرت تھی کہ اس جگہ آگ موجود ہے۔کمرہ بند ہے اور پوشاک گرم جسم پر ہے۔اس قدر برودت کہاں سے آئی ایک عارف نے کہا کہ حضرت دوسرے کے الم سے رنجیدہ ہیں۔اس دوست کی تلاش کرنا چاہئے۔ہمراہیوں کا شمار کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کمال جوگی موجود نہیں ہے ان کی جستجو میں لوگ نکلے تو دیکھا کہ ایک جگہ برف میں ڈھکے پڑے ہیں۔آگ جلائی گئی۔قسم قسم کے گرم لباس ان پر ڈالے گئے تو جس قدر اثر برف کی تکلیف سے نجات ملی تو حضرت بھی بحال ہوگئے۔

☆آٹھویں کرامت☆

ایک بار سفر میں حضرت سیلان سے گزر رہے تھے راہ میں ایک جنگل تھا جس میں سانپ، بچھو، اژدھے بکثرت تھے۔واقف کاروں نے عرض کی راستہ پر خطر ہے۔آپ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ عبور آسان ہو جائے گا اور اسی راستہ سے کوچ کیا۔ایک بہت بڑا خوفناک اژدھا نظر آیا قافلہ والے خوفزدہ ہوگئے حضرت نے اپنے عصا سے اشارہ کیا وہ شیر بن کر اس اژدھے کو نگل گیا۔قافلہ کے ساتھ بعض منکران تصوف بھی تھے یہ کرامت دیکھ کر بولے کہ قلندر جادوگر ہیں۔حضرت کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ لوگوں نے رسالت پناہ پر سحر کی تہمت لگائی تھی۔ مجھ کو کیونکر معاف کرتے میں نبی کریم ﷺ کا ایک ادنیٰ متبع ہوں۔

☆نویں کرامت☆

ایک دن حضرت کے مرید قاضی رفیع الدین ساکن اودھ کے دل میں خطرہ آیا کہ اگلے وقت میں ایسے بزرگ ہوتے تھے کہ ان کی نظر کا اثر کثیف جانوروں اور پرندوں میں بھی سرایت کر جاتا تھا معلوم نہیں ایسا کوئی بزرگ اس زمانہ میں ہے یا نہیں۔حضرت اس خطرہ سے آگاہ ہو گئے اور مسکرا کر فرمایا کہ "شاید ہو" کمال جوگی کے پاس ایک بلی تھی جو کبھی کبھی حضرت کے سامنے سے گذرتی تھی۔حضرت نے حکم دیا کہ کمال جوگی کی بلی لاؤ جب وہ بلی سامنے لائی گئی تو حضرت نے معارف و حقائق کا بیان شروع کیا۔رفتہ رفتہ حضرت کے چہرہ مبارک ایسا متغیر ہوا کہ اصحاب خوفزدہ ہوگئے۔بلی نے تقریر سنی اور اس پر اتنی تاثیر ہوئی کہ ایک پہر تک بیہوش پڑی رہی جب ہوش آیا تو حضرت کے قدم چومنے لگی اور سب اصحاب کے قدموں پر لوٹتی تھی اس کے بعد عادت ہوگئی کہ جب حضرت اسرار اور رموز یزدانی بیان فرماتے تھے تو مجلس شریف سے دور نہ جاتی تھی۔خانقاہ میں مسافر آتے تو جس قدر تعداد مہمانوں کی ہوتی اتنے ہی بار بانگ دیتی تھی جس سے خادموں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ آج اس قدر مہمان دستر خوان پر ہوں گے۔تقسیم طعام کے وقت بلی کو بھی سب اصحاب کے برابر حصہ دیا جاتا تھا۔ کبھی کبھی احباب کو بلانے کے لئے بھیجی جاتی تھی جس شخص کی طلب ہوتی۔اس کے گھر جا کر آواز درشت دیتی یا دروازہ کھٹکھٹاتی تھی اور وہ سمجھ جاتے تھے کہ حضرت نے طلب فرمایا ہے ایک دن خانقاہ میں درویشوں کی جماعت وارد ہوئی عادت کے موافق بلی نے بانگ دی لیکن جب کھانا بھیجا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کا حصہ کم ہے حضرت نے بلی کی طرف التفات کر کے فرمایا کہ "آج کیوں خطا ہوئی" بلی فوراً باہر گئی اور اس جماعت کے سب درویشوں کو سونگھنا شروع کیا۔جب سر حلقہ کی نوبت آئی تو اس کے زانو پر بیٹھی اور پیشاب کر دیا۔حضرت نے یہ معاملہ دیکھ کر فرمایا کہ بیچاری بلی کا کچھ قصور نہیں۔یہ مرد مسلمان نہیں ہے۔سر حلقہ فوراً حضرت کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کی کہ میں دہریہ ہوں بارہ برس سے لباس اسلام پہنے ہوئے دنیا کا سفر کرتا تھا اور یہ نیت تھی کہ میرا اتفاق کوئی صوفی یا عالم پہچان لے تو اسلام قبول

کروں گا۔ آج تک میرے بھید سے کوئی آگاہ نہ ہو سکا تھا۔ اس بلی نے یہ پردہ فاش کر دیا۔ میں آج ہی اسلام قبول کرتا ہوں۔ حضرت نے اس کو کلمۂ شہادتین تلقین کیا۔ اور مرید کر کے ریاضت و مجاہدات میں مصروف کر دیا۔ مدت کے بعد جب جسم کا تصفیہ باطن ظاہر ہوا تو اجازت و خلافت سے سرفراز فرما کر شہر استنبول کی ولایت سپرد کی یہ بلی حضرت کے وصال تک زندہ رہی ایک دن سجادہ نشین عبدالرزاق نورالعین کے عہد میں شیر برنج پکانے کے لئے دودھ کی دیگ آگ پر رکھی گئی اتفاق سے ایک سانپ دیگ میں گر پڑا۔ بلی نے دیکھ لیا وہ دیگ کے گرد پھرتی تھی اور اس جگہ سے نہ ہٹتی تھی کئی بار بانگ دی۔ لیکن باورچی نہ سمجھا اور بلی کو مطبخ سے باہر کر آیا۔ جب اس نے دیکھا کہ باورچی کسی طرح ہوشیار نہیں ہوتا تو فوراً گرم دیگ میں کود پڑی اور جان دے دی۔ مجبوراً شیر برنج پھینکی گئی تو کالا سانپ برآمد ہوا۔ سجادہ نشین نے کہا کہ اس بلی نے اپنی جان درویشوں پر قربان کر دی۔ اس کی قبر بنائی جائے، چنانچہ روضۂ مبارک کے قریب دفن کی گئی اور اس پر عمارت بنائی گئی۔

اعلیٰحضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کی چند کرامتیں

☆ پہلی کرامت ☆

اعلیٰحضرت اشرفی میاں ضعف پیری کے سبب بہت ضعیف ہو گئے تھے تو پالکی میں خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں تشریف لے جا رہے تھے چنانچہ جب آپ کی پالکی سلامی دروازہ سے ہو کر ملنگ دروازہ پر پہنچی تو وہاں آپ کے ایک عزیز جو اندروں مخالف تھے انہوں نے کہا کس کی میت جا رہی ہے ؟ اعلیٰحضرت اشرفی میاں نے فوراً جواب دیا ابھی معلوم ہو جائیگا کہ کس کی میت جا رہی ہے۔ اعلیٰحضرت اشرفی میاں یہ فرما کر اپنی خانقاہ جو ملنگ دروازہ سے صرف ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر واقعہ ہے، میں پہنچے ہی تھے کہ ان صاحب کو اطلاع آئی اہلیہ سخت علیل ہیں اور

جاں بہ لب ہیں وہ صاحب گھر پہنچے تو دیکھا واقعی اہلیہ کی حالت سخت تشویشناک ہے انہوں نے فوراً آدمی دوڑایا کہ اشرفی میاں سے پانی دم کرا کے لائے۔ جب اعلیٰحضرت اشرفی میاں کو اطلاع دی تو آپنے جلدی سے پانی پڑھ کر دم کر دیا اور خود بھی بہت پریشان ہو گئے۔ آپ کو اس وقت تک سکون نہ ہوا جب تک آپ کو ان کی اہلیہ کی خیریت نہ مل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ فقیر کیا کرے زبان کو کس طرح بالکل بند کر لے اس میں فقیر کا کیا قصور جو کہتا ہوں وہ فوراً ہو جاتا ہے میں آخر ایک انسان ہوں۔ اس سے اندازہ ہوا کہ آپ کے مخالف بھی آپ کی بزرگی کے معترف تھے۔

☆ دوسری کرامت ☆

اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مریدہ جن کے ہاں اولاد نہیں تھی انہوں نے اعلیٰحضرت اشرفی میاں سے آ کر عرض کی کہ اولاد کیلئے دعا فرما دیں آپ نے برجستہ فرمایا جاؤ تمہارے یہاں جیلانی سمنانی پیدا ہوں گے۔ چنانچہ ان کے ہاں پہلے جیلانی پھر سمنانی پیدا ہوئے بقید حیات ہیں۔ اعلیٰحضرت اشرفی میاں ہمیشہ دو یا تین اولادوں کی پیش گوئی فرما کر آنے والوں کے نام بھی رکھ دیا کرتے تھے۔ حضرت کے ایسے واقعات کی بھرمار ہے۔

☆ تیسری کرامت ☆

ایک مرتبہ اعلیٰحضرت شاہ سید محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی مرحوم کے ہاں قیام فرما تھے چنانچہ ایک روز دوپہر کھانے کے وقت دستر خوان پر تقریباً ۲۵-۳۰ افراد کی موجودگی میں آپنے اچانک سب سے مخاطب ہو کر فرمایا فاتحہ پڑھو سب نے فاتحہ پڑھی بعد فاتحہ آپ نے فرمایا کہ بمبئی میں فقیر کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا ہے اس کا جنازہ ابھی پڑھایا گیا ہے سب لوگ خاموش رہے۔ ایک گھنٹہ بعد ٹیلگرام موصول ہوا اور حضرت کے مرید کے وصال کی خبر ملی۔

☆چوتھی کرامت☆

ایک مرتبہ کچھوچھہ مقدسہ میں اس قدر بارش ہوئی کہ سیلاب سا آگیا اور کسی طرح بارش رکنے کا نام نہیں لیتی تھی یہاں تک کہ پیدل چلنے کا راستہ نہ رہا اور کشتیاں چلنے لگیں کچے مکانات گرنے لگے۔اعلیٰحضرت محبوب ربانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کچھوچھہ شریف میں تشریف فرما تھے چنانچہ بستی کے مقتدر حضرات ملکر اعلیٰحضرت اشرفی میاں کی خدمت بابرکات میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضرت آپ کی موجودگی میں کچھوچھہ اس قدر مصیبت میں مبتلا ہے سیلاب آگیا ہے غریبوں کے کچے مکانات منہدم ہو رہے ہیں اور آپ خاموش تماشائی بنے تشریف فرما ہیں حضور رحم فرمائیں۔اعلیٰحضرت اشرفی میاں نے فوراً محلہ کے بچے بلائے ان بچوں سے فرمایا کہ گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر آسمان کی طرف دیکھ کر کہو اشرفی میاں کہتے ہیں "بادل پھٹ بادل پھٹ" چنانچہ بچوں نے ایسا ہی کیا دیکھتے ہی دیکھتے بارش بند ہو گئی اور بادل پھٹ کر دھوپ نکل آئی۔

حضرت شیخ الملت سید محمد اظہار اشرف کی چند کرامتیں

☆پہلی کرامت☆

ایک دفعہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ برحق حضرت سید آل حسن اشرفی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے لئے ایک جاپانی ساخت کا اڑنے والا جہاز لے کر آئے آپ نے کھلونے والے جہاز کو چلایا تو جہاز اڑنے لگا تو بے ساختہ آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات تھے۔"جاپان اڑ رہا ہے" یہ وہ وقت تھا کہ جب جاپان کے دو شہروں یعنی ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گر رہے تھے۔اور بموں سے یہ شہر تباہ و برباد ہو رہے تھے۔یہ واقعہ خاندانِ اشرفیہ میں زبان زد عام ہے۔ کچھوچھہ کے رہنے والے اس معصوم بچے کی فطری، روحانی صلاحیتوں کے معترف ہو گئے۔

☆دوسری کرامت☆

ہر مرید کی خواہش ہوتی ہے کہ حضور اس کے گھر قدم رنجہ فرمائیں۔ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ کو اپنے گھر کھانے کی دعوت پر بلایا جس دن حضور مرشد کو مرید کے گھر آنا تھا اس سے دو تین دن قبل راستے پر جگہ جگہ روڈ بنانے والوں نے پتھر ڈال رکھے تھے اور راستہ اس قابل نہیں تھا کہ حضرت آسکیں۔صاحبِ خانہ اور مریدین ہراساں و پریشان تھے کہ خوش قسمتی نے ہمارے غریب خانہ پر دستک دی تو راہ کے پتھر رکاوٹ نہ ڈال دیں۔وسوسے اور الجھنیں صاحبِ خانہ کو پریشان کیے ہوئے تھے۔طالبانِ دیدار، عشقِ کامل سے چور چور ان آنے والے خوش قسمت لمحات سے خوش بھی تھے اور راستے میں موجود ناہموار رکاوٹوں سے خوفزدہ بھی کہ کہیں حضور ارادہ نہ ملتوی فرمادیں۔اور ہم زیارتِ مرشد سے محروم ہو جائیں اور رحمتِ پیر سے ناکام نہ رہیں کہ اچانک حضرت کے آنے سے چند گھنٹے قبل روڈ بنانے والے بڑی بڑی مشینیں لے کر آئے اور اتنا حصہ روڈ کا بنادیا جہاں سے حضور کو گزرنا تھا۔

یہ اعجازِ عقیدت مریداں تھا کہ حضور کو درپیش مسائل خود بخود ختم ہو گئے اور مریدوں کی مرادیں بھر آئیں۔

☆تیسری کرامت☆

جب حضرت ١٩٩٧ء میں کراچی کے دورے پر آئے ہوئے تھے تو اس دورے کی آخری تقریر شاہ فیصل چوک اور جوہر چوک اور نگی ٹاؤن کے وسط میں ایک عظیم الشان جلسہ میں ہوئی۔جلسہ کے اختتام پر قیام گاہ کے لئے جب حضرت روانہ ہوئے تو اگلی کار پر حضرت تھے، پیچھے والی کار پر بندہ (سید محمد ممتاز اشرفی) علامہ محمد الیاس رضوی صاحب، مولانا اختر بلال صاحب اور مولانا رجب علی نعیمی صاحب تھے۔دورانِ سفر اچانک مولانا رضوی صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ قاری صاحب جب گاڑی روشنی سے نکل کر اندھیرے کی طرف جائے تو آپ حضرت کی طرف دیکھئے گا۔جب میں نے دیکھا تو اندھیرے میں حضرت کے چہرے سے بالکل صاف طور سے نور کی شعاعیں نکلتی نظر آئیں۔اور کار کا حصہ اس نور سے جگمگا اٹھا۔میرا

ذھن فوراً مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے اس عطیہ کی طرف گیا- جو بوقت رخصت انھوں نے مخدوم پاک کو عطا کیا تھا-ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک شب کمرے میں مخدوم پاک نے دیکھا کہ مخدوم جہانیاں کا سارا جسم نوری شعاع سے شیشے کی طرح جگمگا رہا ہے- کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ بیٹا اشرف یہ تمھیں عطا کیا گیا ہے- میں سمجھ گیا کہ آج حضرت شیخ الملت سے وہی نوری شعاع کا خروج ہو رہا ہے-

سید محمد ممتاز اشرفی غفرلہ'

۳ / محرم الحرام ۱۴۲۰ ھ

۲۰ /اپریل ۱۹۹۹ ء

(بروز منگل بوقت گیارہ بجے دن)

ملنے کا پتہ

دار العلوم اشرفیہ رضویہ

سیکٹر ۱۶، گلشن بہار اورنگی ٹاؤن کراچی-